لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta Wednesday, March 25 1914.

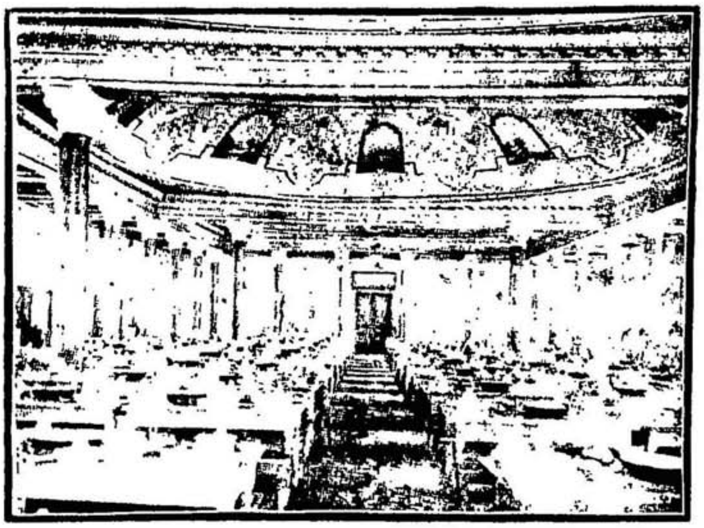

مکتب حربیہ قسطنطنیہ کا ایک داخلی منظر

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly " 4-1 2

الهلال

3

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ !

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وهم لا یسمعون ! ! "

مسجد مقدس سنگی بازار کلکتہ

جس کو پورٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحی و الہام کی طرح چشم و سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کی ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں ' مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو بدبختی سے اکثر سوئی رہتی ہے ' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ مچھلی بازار کانپور کی ارواح شہداء کی صدائیں ابھی بالکل چپ نہیں ہوگئی ہیں - گورنمنٹ اور اسکے ہر حاکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کر لے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جائے ' یا اسکی دونوں آنکھوں کے ڈیلوں کو نشتر کی نوک سے تراش کر اسکی ہتیلیوں پر رکھدیا جائے ' پر یہ اسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کی ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمی ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جائے !!

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاری مراسلات کے آیندہ)

225

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلما

طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک

پچهلے هفتے موجوده مدعي نظامت (کيونکه حسب دستورالعمل ندوة العلما کا کوئي شخص ناظم نهيں هوسکتا جب تک، که جلسۂ علم منظور نه کرے) کي جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چهاپکر شائع کي گئی هے - اسميں شک نهيں که، کسي مدرسه یا انجمن کے عهده داروں کا کوئي بيان انکے مدرسے او ر انجمن کے متعلق سب سے زیاده معتبر بيان سمجها جاسکتا هے' مگر چونکه موجوده معامله خود حکام ندوه اور طلباے دارالعلوم کے باهمي مناقشه کا هے' اسليے انکي حيثيت ایک فریق سے زیاده نهيں' اور جس طرح ایک غير جانب دار شخص کيليے خود طلبا کا تنها بيان ایک فریق کا بيان هے اسی طرح یه رپورٹ بهي دوسرے فریق کي هے' اور قوم کے ليے حقيقت صرف اسي حالت ميں منکشف هوسکتي هے جبکه باهر کے لوگوں کا ایک کميشن نه صرف وجوه اسٹرائک بلکه تمام مفاسد ندوه کی تحقيقات کرے -

ليکن هر تحریر خود اپني اندروني شهادتوں سے بهي جانچي جاسکتي هے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکها جاے تو وه اُن نادانوں کی حماقت کا ایک تازه ترین ثبوت هے جو سمجهتے هيں، که اس طرح کي تحریریں شائع کرکے قوم کو دهوکا دیدینگے' اور اصلاح مفاسد کي جو موجيں انکي طرف بڑهنے لگي هيں' اور جو انکے اغراض مفسده و باطله کو پيغام موت دے رهي هيں ' انسے اپني شخصيت کي کشتي بچا ليجائيں گے گو خود مسلمانوں کي ایک عظيم الشان ديني تحریک غرق هلاکت و تباهي هو جاے !

لقد استکبروا في انفسهم وعتو عتوا کبيرا

ليکن یه بالکل تمسخر انگيز هے - اگر ان لوگوں کو هدایت ملنے والي هوتي تو یه اب بهي سنبهلنے کي کوشش کرتے' اور مسلمانوں کي حالت پر رحم کرتے جنکے ليے ندوه کي بربادي بڑي هي مصيبت انگيز هے - مگر معلوم هوتا هے که دلوں کا مرض اور بڑهگيا هے : في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا - بجاے انابت و اعتراف اور سعي اصلاح کے یه اپنے نفس خادع کے دهوکے ميں آگئے هيں' اور اُس شریر قوت نے انکو یه پٹي پڑها دي هے که اس قسم کي رپورٹيں چهاپکر او ر اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معامله بنا کریا اپنے مقامي معبودوں کے آگے سجده هاے مشرکانه کرکے' اور انهيں پالیٹکس کا فرضي خطره دکهلا کر حق کي صداؤں کو شکست دیدینگے : و يحسبون انهم علي شي ' الا انهم هم الخاسرون !

خير' بهتر هے - اپني آخري قوتوں کو بهي آزما ليں - حق کی جو اواز بڑي بڑي عظيم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتي هے وه شاید چند بر خود غلط اور نا آزموده هستيوں کا فيصله کرنے سے عاجز نهيں' اور اگر ندوه کي اصلاح چاهنے والے اپني کسي ذاتي غرض سے نهيں بلکه صرف حق اور صداقت کيليے اٹهے هيں تو عنقریب نتائج خود فيصله کردینگے :

و يحق الله الحق بکلمته و لو کره المجرمون !

(يهاں تک لکها تها که ایک تحریر طلباے دارالعلوم کي طرف سے پهنچي جو انهوں نے اس رپورٹ کے جواب ميں شائع کي هے - اسکي اشاعت ضروري سمجهتا هوں کيونکه رپورٹ تمام اخبارات ميں شائع هوچکي هے اور ضروري هے که خود طلباء کا بيان بهي شائع هو جاے - چونکه اخبار مرتب هوچکا هے اور زیاده گنجایش ابتدائي صفحات ميں نهيں رهي هے اسليے خود اپني تحریر کو ملتوي کردیتا هوں - آينده هفتے جو کچهه لکهنا هے لکهونگا -)

معروضات طلباے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوة العلما

اسٹرائک کے جو واقعات اور همارے جو بيانات دفتر نظامت کي طرف سے شائع هوے هيں' انکے متعلق هماري معروضات بدفعات ذیل هيں :

(۱) همارا یه بيان هماري تمام شکایتوں پر حاوي نهيں هے' کيونکه ارکان نے همکو انکے بيان کرنيکے ليے کافي وقت نهيں دیا' اسليے هماري دوسري شکایات پر اس کا اثر نهيں پڑسکتا -

(۲) جناب مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت ميں جو رپورٹ مولوي محمد حسن کے اخراج نام کي بهيجي هے وه نهایت مبالغه آميز هے' اور جن باتوں سے اس کا اثر کم هوسکتا تها اسکو بالکل چهوڑ دیا هے - مولوي محمد حسن کس غرض سے انکي خدمت ميں گئے ؟ سلسلۂ کلام کيونکر شروع هوا ؟ انهوں نے کن باتوں کی طرف توجه دلائي ؟ جناب مهتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کي نسبت کيا الفاظ استعمال فرماے ؟ مولوي محمد حسن کے وه کيا الفاظ تهے جنکو درشت کلامي سے تعبير کيا گيا هے ؟ فيصله اور صحيح راے قائم کرنيکے ليے ان باتوں کو روشني ميں لانے کي ضرورت تهي - مولوي محمد حسن او ر تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دي هے' اور اس ميں واقعه کي تحقيقات کے متعلق جو زور دیا هے' اوس کا مقصد صرف یهي تها که ان باتوں کي تحقيقات کرکے فيصله کيا جاے - ليکن جناب مهتمم صاحب هر موقع پر اس سے تحاشي کرتے هيں - اب همارے عرضداشت سے یهه باتيں روشني ميں آجائينگی' اسليے قوم کو هماري عرضداشت کے شائع هونے سے پہلے اس کے متعلق کوئي راے نهيں قائم کرني چاهيے - (یه شائع هوگئي هے اور آج کي اشاعت کے آخر ميں درج هے - الهلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کي خدمت ميں جو درخواست دي' اوس سے ثابت هوتا هے که وه پہلے جناب مهتمم صاحب کی خدمت ميں ایک مفصل درخواست دے چکے تهے - واقعات اسٹرائک ميں اوس درخواست کو شائع نهيں کيا گيا' اسليے اس سے طلباء کي درخواست دينے کے وجوه اور انکي موزونيت نهيں معلوم هوسکتي -

(۴) طلباء کي جو درخواست مع رپورٹ مهتمم' ناظم صاحب نے ارکان کي خدمتميں بهيجي اوسميں مولوي نسيم صاحب لکهتے هيں که " اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درسگاه براے چندے بند کردینا چاهيے " مولوي اظهر علي کي راے بهي مولوي نسيم کے مطابق هے - مولوي ظهور احمد صاحب نے بهي اپني راے ميں اسٹرائک کا ذکر کيا هے - ان تمام رایوں سے ثابت هوتا هے که ارکان کو پہلے هي سے طلبه کي طرف سے بدگمان کردیا گيا تها جس سے انکي راے کي وقعت کم هو جاتي هے - حکيم عبد الولي صاحب لکهتے هيں که معامله غور طلب هے - اور یه ضرور نهيں که ميري راے اوروں کے موافق هي هو - اس سے معلوم هوتا هے که بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نهيں کيا تها -

(۵) مولوي نسيم صاحب کي راے سے ظاهر هوتا هے که طلباء احکام کي مخالفت کرتے رهتے هيں - اس سے ثابت هوتا هے که اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاري کيے گئے' اور طلباء نے انکي مخالفت کي - هم نے اپني عرضداشت ميں لکها هے که جن طلباء نے انکي مخالفت کي وه ناظم صاحب کي نگاه ميں کهٹکنے لگے - اس راے سے معلوم هوتا هے که خاص خاص ارکان کو بهي اسکي

اطلاع دیدی جا چکی تھی، جس سے ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے -

([illegible]) ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ ناظم صاحب نے لڑکونکو بیہودہ کہا اور نکل جانیکا حکم دیا - ہم نے اپنی عرضداشت میں لکھا ہے کہ ناظم صاحب سخت کلامی کرتے ہیں اور اون سے اشتعال پیدا ہوتا ہے، اس سے اسکی تصدیق ہوتی ہے - کہا جا سکتا ہے کہ لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تھا ؟ یہ اونکو ناگوار ہوا ہوگا اور اسکو انہوں نے درخواست پر حکم لکھوانیکا جبری طریقہ سمجھا ہوگا، لیکن اسکی وجہ یہ تھی کہ مہتمم صاحب نے اپنی راے میں لکھدیا تھا کہ میرے نزدیک ناظم صاحب کی خدمت میں اس درخواست کا پیش ہونا مناسب نہیں، اسلیے اونکو اب مہتمم کے توسط کا سہارا نہیں رہا، اور وہ بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکی خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(۷) مولوی محمد حسن نے ناظم صاحب کی خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مہتمم صاحب دی، اوسکو مہتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بھیجا جب کہ اسٹرائک ہو چکی تھی - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درخواست کو دبالینا چاہتے تھے، لیکن بعد اسٹرائک اسلیے بھیجدی کہ اون پر یہہ الزام نہ آنے پاے - طلباء نے اسی بنا پر زور دیا کہ یہ درخواست دبائی نہ جا سکے -

(۷) مہتمم صاحب نے اپنی رپورٹ کا یہہ فقرہ نقل کیا ہے : " اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذہ کیلیے باعث توہین و ہتک ہے " لیکن اگر مولوی محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتذہ کو ناگوار ہوتا تو وہ انکے داخل کرنیکی سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکہ متعدد مدرسین نے اونکی سفارش کی تھی اگر جمیع اساتذہ سے صرف انگریزی اسٹاف مراد ہے تو کیا اسکے پہلے بھی مولوی محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت کی تھی ؟

(۹) ہم نے بیان کیا ہے کہ ہم نے مسجد کانپور کے فیصلہ سننے کیلیے وہاں جانیکی یا مسٹر محمد علی کے استقبال کی کوئی خواہش نہیں کی، اسلیے اسکے ممانعت کا آڈر بلا وجہ تھا، لیکن با ایں ہمہ اخبار آئی، دی، ٹی کو یہ اطلاع دیگئی کہ ہم نے یہ اسٹرائک اس بنا پر کی ہے کہ ہمکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تھا ! اس سے صرف یہ مقصود ہے کہ ہمارے مطالبات کی بے وقعتی ثابت کی جاے اور ہماری نسبت سرکاری حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کی بنا پر خراب ہوجائیں -

(۱۰) مدرسین کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جب اسٹرائک کے بعد سمجھانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتھہ گستاخی کی، مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے :

(۱) مدرسین نے عین حالت ہیجان میں طلباء کو بغیر کسی ہمدردی کے سمجھانا شروع کیا تھا، ایسی حالت میں اگر کسی طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نہ کیا ہو تو اوسکو معذور رکھا جا سکتا ہے -

(۲) مدرسین نے ظاہر کیا تھا کہ ہم بطور خود سمجھانیکے لیے آتے ہیں، حالانکہ اونکو پرنسپل نے بھیجا تھا - اس بیان کی وجہ سے طلبا پر انکا اثر اچھا نہیں پڑ سکتا تھا -

(۳) مدرسین نے کہا تھا کہ تعلیم جاری کردو تمام شکایتیں رفع کر دیجائینگی، لیکن وہ اسکے ذمہ دار نہ تھے، اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نہ سمجھا -

(۴) مہتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکھوائی ہے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم ایسا نہ کروگے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ تم بھی طلباء کے ساتھہ شریک ہو -

(۵) مہتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بھی شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تھا، اسلیے انہوں نے اپنی برأت کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یہ رپورٹ مولوی عبد الکریم صاحب نے مرتب کی تھی - وہ سرحدی ملک کے رہنے والے ہیں، اونکی تحریر و تقریر عموماً سخت ہوتی ہے، جس مدرس کی نسبت اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ نہایت شستہ تقریر کی، وہ مولوی عبد الکریم صاحب ہی تھے - طلبہ کے فقرونکے نقل کرنے میں اُن باتونکو حذف کردیا ہے، جنکے جواب میں وہ کہے گئے تھے، مثلاً عبد الجلیل کا یہ فقرہ کہ جو شخص جس طریقہ سے ہمارا مقابلہ کریگا، ہم اوس کا اسی طور سے مقابلہ کرینگے، اسوقت کہا گیا جب مولوی عبد الکریم صاحب نے یہ کہا کہ اگر ہم پولیس یا فوج کو بلائیں، تو کیا تملوگ ہمارا مقابلہ کرسکتے ہو ؟

(۱۲) ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اسٹرائک صرف مولوی محمد حسن کے اخراج نام پر کی گئی ہے، اور یہ ایک شخصی بحث ہے جسمیں طلباء کو مداخلة کرنا مناسب نہیں، لیکن یہ بالکل غلط ہے، اسٹرائک ان تمام شکایتوں کی بنا پر کی گئی ہے جنکی نسبت مولوی نسیم صاحب فرماتے ہیں کہ طلباء احکام کی مخالفت کرتے ہیں - مولوی محمد حسن کا واقعہ جیسا کہ ہماری عرضداشت سے ثابت ہوگا، ان مسلسل شکایات کی آخری کڑی تھا، اسلیے یہ اسٹرائک شخصی نہیں، بلکہ اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تھا، مولوی محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تھا، اوس کا تعلق بھی عام طلباء سے تھا -

اس تحریر سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ بزرگان قوم ان واقعات پر ہماری عرضداشت اور ہماری اس تحریر کو پیش نظر رکھکر کوئی راے قائم کریں، ورنہ انکا فیصلہ بالکل عاجلانہ ہوگا جو ہماری موت کا باعث ہوسکتا ہے -

(طلباء دار العلوم ندوہ لکھنو)

جماعة احمدیہ

گذشتہ اشاعت میں ہم مولوی حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیہ کے انتقال کی خبر درج کرچکے ہیں جو رسالے کے مرتب ہونے کے بعد پہنچی تھی، اب جو واقعات شائع ہوے ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باہم اختلاف و نزاع پیدا ہوگیا ہے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا ہوگئی تھیں - ایک گروہ کا یہ اعتقاد تھا کہ غیر احمدی مسلمان بھی مسلمان ہیں گو وہ مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نہ لاے ہوں - لیکن دوسرا گروہ صاف صاف کہتا تھا کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہ لائیں وہ قطعی کافر ہیں : ان للہ و انا الیہ راجعون - آخری جماعت کے رئیس صاحبزادہ بشیر الدین محمود ہیں - اس گروہ نے انہی کو اب خلیفہ قرار دیا ہے، مگر پہلا گروہ تسلیم نہیں کرتا -

مولوی محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کی ہے، اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوری کے ساتھہ قادیان میں رہکر اظہار راے کیا ہے جہاں زیادہ تر پہلے گروہ کے رؤسا ہیں، وہ فی الحقیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو ہمیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجھا جائیگا !

اس جماعت کا بیان ہے کہ انکی تعداد کم از کم تین لاکھہ ہے، لیکن مسلمانان عالم کی تعداد آج چالیس کروڑ تک اندازہ کی گئی ہے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجھہ لیا جاے تو اس نئی مردم شماری کی بنا پر چالیس کروڑ میں سے انتالیس کروڑ ستانوے لاکھہ کی تعداد نکال دینی پڑیگی - پھر افسوس اُس دین الہی پر جس کا درخت خدا نے لگایا، پر آج اُسکی شاخوں میں صرف تین ہی لاکھہ پھل باقی رہگئے ہیں !!

الهـــلال

٢٧ ربيع الثاني ١٣٣٢ هجري

صـــدا بـــه صحـــرا !!

مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخری فیصلـــه

(٢)

پہلـــو بشـــگافیـــد و بـــه بینیـــد دلـــم را
تا چند بگویم که چنانست چناں نیست !

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں مختصراً اپنے حالات و افکار کي سرگذشت لکهه چکا هوں اور بعض اُن اسباب کي تفصیل کي هے جنکي وجه سے ابتـک الهـلال کے مالي مسئله کي طرف سے بالکل خاموشي اختیار کي گئي - حتی که کبهي اسکے نقصانات کا بهي تفصیل کے ساتهه تذکره نهیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے هیں ' اُن میں سے کسي ایک ذریعه کو بهي اختیار نهیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشي اور استغناء کا سبب صرف یهي نهیں هوسکتا - یه سچ هے که ایک انسان بهتر سے بهتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتـا هے ' لیکن وه اپنے ارادوں کي کشتي کو کنارے تک لے جانے پر قادر نهیں ' اور اس بارے میں وه عالم خلقت کا سب سے زیاده کمزور جانور هے - وه موجیں جو باهر کي مشکلات سے اٹهتي هیں اور پهر همارے اندر کے اُٹهنے والے طوفانوں میں ملجاتي هیں ' اُنکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بهي قائم نهیں رهسکتے ' اور جلب نفع اور دفـع ضرر کي طبیعي خواهش کا بهونچال دماغ کي بنائی هوئي عمارتوں کیلیے بڑا هي خوفنـاک هوتا هے -

پهر یه بهي هے که انسانوں کي اعانت سے بے پروا هو جانے کے یه معني نهیں هیں که آزادانه وسائل ترقي و فلاح کے اختیار کرنے سے بهي آدمي دست بردار هوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغني رهکر بهي اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتي وسائل سے فروغ دیسکتا هے - لیکن غور فرمائیے که الهلال نے ایسا بهي تو نهیں کیا ؟ نه تو کبهی بڑے بڑے اشتہارات دیے گئے ' نه دوره کرنے کیلیے ایجنٹ بهیجے گئے ' نه تمام شهروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نه اشتہارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کي گئي ' نه پرائیوٹ خطوں کے ذریعه خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجه دلائي ' حتی که شاید هي کسي مقبول عام کلم میں اسدرجه اغماض اور پہلو تہي کي گئي هوگي ' جیسي که الهلال کیلیے برابر هوتي رهي هے - مثلاً ذرا سي بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بهیج دي گئي - بسا اوقات دفتر کے کسي شخص کي غفلت سے ایسا هوا که تین تین چار چار بار کسي نے خریداري کي درخواست دي ' اور اس سے قیمت وصول نهیں کي گئي - یہاں تک که اس نے رجسٹرڈ خطوط بهیجے اور ارجنٹ تار کے ذریعه توجه دلائي !

لـوگ چونـکه میري طبـیعت سے واقف نهیں هیں اور عام حالت کے خوگر هیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق هوتا هے که هر روز دو چار شخص مجهسے فرمایش کردیتے هیں که همارے نام اخبـار جاري کردیجیے گا ' اور سمجهتے هیں که انهوں نے مجهپر احسان کیا ' حالانکه مجهے اس سے اسقدر تکلیف هوتی هے که بیان نهیں کرسکتا - میں کچهه الهـــلال کا ایجنٹ نهیں هوں که اسکی خریداري کی درخواست مجهے دیکر خوش کیا جاے - یه امور دفتر کے منتظمین سے متعلق هیں اور جسکو خواهش هو وه ایک پیسے کا کارڈ بهیجکر اخبار منگوا سکتا هے - بهر حال کئي سو اشخاص ایسے هیں جنهوں نے مجهسے زباني کہا ' اور میں نے اس غلطي کا یوں کفاره کیا که کبهي انکے نام اخبار جاري نه کرایا :

همارا بهي تو آخر زور چلتا هے گریباں پر !

اسي طرح بے شمار واقعات هیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نهـایت تعجب و تحیر هو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلي صرف ایک اراده هي نهیں هو سکتا جو کسي کمزور انساني دماغ کے اندر پیدا هوا هو -

* * *

اصل یه هے که اسکا سبب نه تو محض کوئي الوالعزمي کا اراده هے اور نه کوئي نا دانسته غفلت ' نه تو اسکے اندر انساني اراده کا کوئي شرف هے اور نه محض ارادے کے استـقلال کا کوئي جوهر ' وه نهایت هي ادنی قسم کا انساني عمل هے جو ایک عاجز و درمانده بنده کر سکتا هے ' اور ایک بهت هي معمولي درجے کا اعتماد هے جو هر ایسي روح کو هونا چاهیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشاره اُس یقین قلبي اور ایمان روحي کی طرف هے ' جو هر صداے حق اور دعوة صداقت کي کامیابي اور فتح و نصرة کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا هے ' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الهلال سے اس وقت تک اتني مرتبه دهرا چکا هوں که بهت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے هونگے ' مگر کچهه ایسا هر آن اُبلنے والا جوش اور هر دم بهڑانے والي آگ اپنے دل میں پاتا هوں که کسي طرح بهي اسکے بار بار کهنے سے مجهے سیري نهیں هوتي - حتی که جي چاهتا هے که اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چهوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کي طرح شهروں کي گلیوں اور بازاروں میں نکل جاوں ' اور اپنے خداے قدوس کي اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں که وه کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار هے ' اور اسکے سوا کون هر طـرح کي عـاجزیوں اور هر طرح کي چاهتوں اور محبتوں کا مستحق هو سکتـا هے ' جو سچـائي کي صداؤں کو اپنے پیاروں کي طرح همیشه پالتا ' اور اپني صداقت کي طرف بلانے والوں کے ساتهه دوستـوں اور یاروں کي طرح همیشه وفاداري کرتا هے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکة والروح !!!

* * *

سورج هر روز مشرق کي جانب سے نکلتا دکهائي دیتا هے ' اور رات جب آتي هے تو وه پچهم کي طرف ڈوب جاتا هے - پاني کي خاصیت هے که هر بوجهل شے اُسمیں ڈوب جاتی هے ' اور آگ کا کام یهي هے که وه گرم کرتي اور جلادیتي هے - هر شخص دنیا میں اُن مشاهدات طبیعة اور قوانین فطرة کو دیکهتا هے ' اور ایک بچه بهي اسپر اسي طرح عملاً اعتقـاد رکهتـا هے ' جیسا که ایک حکیم علماً اور حکما -

یقین کرو که ٹهیک اسي طرح بلکه اس سے بهي زیاده محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتهه میں بهي دیکهتا اور جانتا هوں که سچائي نکلتي هے ' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرة کي طرح همیشه انجام دیتي هے - جسطرح آگ کا خاصه هے که وه جب تک آگ هے

اُس وقت تک ضرور هي جلا ليگی - بالکل اِسی طرح میں سچائي کے اس خاصه کو بهي دیکهتا هوں که وه جب تک سچائي هے' اُس وقت تک ضرور هي کامیاب هوگي - اگر دنیا کے تمام شهنشاه جمع هوکر کوشش کریں ' اگر دنیا کی تمام فوجیں لڑنے کیلیے اکٹهی هوجائیں ' اگر خزانے راستوں میں بچها دیے جائیں ' اور دنیا کے هر بسنے والے کے هاتهه میں تلوار دیدي جاے' اور پهر یه سب کچهه کرکے تم چاهو که ایک دن' ایک گهنٹے ' ایک لمحه کیلیے بهي آگ اپنا خاصه چهوڑ دے ' تو کیا ایسا هوسکے گا ؟ اگر نهیں هوسکیگا تو یقین کرو که ایسا هی مجهے بهي یقین دیا گیا هے که اگر دنیا کي تمام دماغي اور مادي قوتیں اکهٹي هوکر سچائي کے کاموں کو نا کام کرنا چاهیں ' جب بهي ایک ساعت ' ایک لمحے ' بلکه ایک لمحے کے دسویں حصے کیلیے بهي اسکا الهي خاصه اُس سے الگ نهیں هوسکتا - یه بهي اُسي خدا کا ایک قانون هے جسنے آگ کو گرمی اور پاني کو برودت بخشي هے : ولن تجد لسنة الله تحویلا !

* * *

پس چونکه الهلال کوئی تجارتي دفتر نه تها جو عام کاروباري اصولوں پر قائم کیا گیا هو ' بلکه ایمان با الله اور عمل بالاسلام کی ایک دعوة دیني تهي جو چند مقاصد کو اپنے سامنے رکهتي تهي ' اور خدا کے حکموں اور حکموں کے پیغام بروں کے طریقے کے ما تحت قوم کو انکي طرف بلاتي تهي ' اسلیے مجهے اسکي طرف سے ایک بے پروا دل اور ایک بے خوف روح دي گئي' اور مجهے پورا اطمینان هوگیا که اگر یه بیج کهوٹ اور نقص سے خالي هے ' تو بغیر پهل پیدا کیے اور سر سبز و تناور هوے نهیں رهیگا -

و البلد الطیب یخرج	جو جگه ایسي هے که زمین اُسکي
نباته باذن ربه ' و الذي	عمده هے تو اسکے پروردگار کے حکم سے
خبث لا یخرج الا نکدا -	اسکي پیدا وار بهی عمده هي نکلتي
کذالك نصرف الایات	هے - اور جو زمین ناقص اور خراب هے
لقوم یشکرون (۱۷ ۵۵)	اُسکي پیدا وار بهي ناقص هوتي هے -

یه در اصل ایک مثال هے اور اسي طرح هم اپني حکمت کي نشانیاں اُن لوگوں کیلیے مثالوں میں بیان کرتے هیں جو فضل الهي کا شکر ادا کرنے والے هیں -

* * *

اگر تجارت کي دکان هوتي تو میں تاجروں کي طرح کام کرتا ' اگر کاروباري معاملات هوتے تو میں اپنے کام کے فروغ و ترقي کیلیے هر خریدار کے آگے منت کرتا ' اگر میري معاش هوتي تو مجهے اسکے بڑهنے سے خوشي اور گهٹنے سے دکهه پهنچتا ' اور اگر میري محنت اسکے لیے سبب اور میري دوڑ دهوپ اسکے لیے وسیله هوتي تو میں خدا کا نا فرمان هُوتا اگر ایسا نه کرتا ' لیکن جبکه میں چیخ چیخ کرکهتا تها که اسکي سچائي کي دعوت اور اسکے دین مبین کي پکار هے' اور جبکه مجهے یقین تها که ایسا کهنےمیں میں غلطي پر نهیں هوں اور جو کچهه کهه رها هوں صرف اسي میں سچ هے ' تو پهر میں دیوانه نه تها که هشیاروں کي طرح اعتماد نه کرو ' اور بے هوش نه تها که هوش والوں کي طرح اُسکے وعدے کو نه سمجهتا - دنیا میں ایک شخص چند روپیوں کي تنخواه دیکر کسي انسان کو اپنا کام سپرد کر دیتا هے' اور پهر بے پروا هو جاتا هے که خود مجهے فکر کرنے اور فکر میں گهلنے کي ضرورت نهیں - پس اگر انسانوں کے اعتماد پر ایک انسان بے فکر هونا جانتا هے تو کیا مجهے خدا پر اعتماد کرکے بے فکر و بے پروا هونا نهیں آتا تها ؟ جبکه کام اُسي کا تها ' اور جبکه اسکے وعدوں کا اُس وقت سے اعلان هو رها هے ' جس وقت سے که وه بندوں سے کلام کرتا اور اپنی مقدس شریعتوں کو بهیج رها هے تو میں کیا کرتا اگر ایسا نه کرتا ؟ اور اگر میں نے ایسا کیا تو یه ایک ایسا کام تها جو ایک بچه بهي کرتا ' اور ایک نادان سے نادان انسان بهي اسکے لیے شهادت دیتا -

هاں ' کام اسي کا تها ' وه سچ تها ' اسکا وعده بهی سچ هے ' اور اعتماد کیلیے اس سے بڑهکر کوئي نهیں ' پس مجهے کیا پڑي تهي که اپنے تئیں تاجروں کي طرح گرفتار غم رکهتا ' اور مزدوروں کي طرح محنت و مشقت اُٹهاتا جبکه کام کرنے والا خود هي اپنے کاموں کو انجام دے دیگا ؟

* * *

الحمد لله که میرے اعتماد نے مجهے دهوکا نهیں دیا ' اور اگر اعتماد کا یه ایک هي دروازه بند هو جاے تو پهر آسمانوں اور زمینوں میں انسان کیلیے کوئي جگهه اعتماد کي نه رهے - مشیت ایزدي اسي کي مقتضي هوئي که الهلال نکلے اور جو کچهه اُسے کرنا هے وه کرے - پس وه نکلا اور ایک بے پروا اور بے فکر روح کي طرح اپنے کاموں کو انجام دیتا رها - نه تو اُس نے کسي سے مدد چاهي اور نه کسی کي مدد قبول کي - نه تو کاروبار کي طرح کبهي اپنے لیے فکر و جستجو کي' اور نه کبهي انسانوں کے آگے عاجزي کا سوال کیا ' اور نه هي کبهي اُنکے شکر کا ترانه گایا - یهاں تک که اقل قلیل مدت کے اندر جو اسطرح کے کاموں کیلیے ایک نهایت نا قابل ذکر مهلت هے ' اسکا بیج پهوٹا اور اسکي شاخیں اسقدر دور پهیل گئیں که انکے خیال سے تعجب اور انکے ذکر سے حیراني پیدا هوتي هے - اس نے دنیا میں قدم رکهنے کے وقت ایک دعا مانگي تهی ' اور نه تو وه اپنے حریفوں سے هراسان تها اور نه اپنے نقصانوں اور مشکلوں سے متفکر تها ' بلکه صرف اپني اُس دعا کے نتائج کا منتظر تها - اُس نے خدا سے مهلت مانگي تهي که اپنے بعض مقاصد کو اپنے سامنے دیکهه لے ' اور اگر وه سچي باتوں کي طرف دعوة دینے والا هے تو کامیابي سے پہلے هلاک نهو - پس دعا قبول هوئي اور اسے هلاکت کي جگه زندگي کا پهل ملا : ذالك بان الله هو الحق ' وان ما یدعون من دونه الباطل ' وان الله هو العلي الکبیر! (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب دیکهتا هوں تو الهلال اپنا کام پورا کرچکا هے اور اپنے " بعض مقاصد " کو اپنے سامنے دیکهه رها هے - میں اسکي تفصیل نهیں کرونگا ' مگر صرف اتنا اشاره کرونگا که وه اصلي کام نه تها بلکه کام کی پکار تهي ' تا لوگ متوجه هوں اور راسته صاف هو - وه لوگوں کی غفلت کو دور کرنا چاهتا تها ' اور انکے دلوں میں اُن پراني امیدوں کو زنده کرنا چاهتا تها جو افسوس هےکه بهلا دي گئي تهیں - وه صرف " دعوة " تهی ' جو لوگوں کے اندر ایک نئي آرزو پیدا کرنا چاهتي تهي' اور اپني ملت کي حسیات اور جذبات میں خدا پرستي کی لگن اور دین الهي کي محبت اور اطاعت کا شوق دیکهنا چاهتي تهي - وه عمارت نه تهي بلکه اسکے لیے داغ بیل تهي ' اور آفتاب مقصود نه تها بلکه صبح صادق کي روشني تهي جسکے بعد روشني کو بڑهتے بڑهتے بالکل اُجالا هو جانا چاهیے : یقلب الله اللیل والنهار ' ان في ذالك لعبرة لاولي الابصار- (۲۴: ۳۵)

* * *

الحمد لله که تائید الهي سے یه سب کچهه هوچکا هے' اور الهلال کا کام اپني " پهلي منزل دعوة " سےگذر چکا هے- اب اسکے بعد " دوسري منزلیں " هیں اور اُنکي راه پهلي منزل کي راه سے مختلف هے - اگر اسکے بعد بهي الهلال قائم رهے' اور بیداري کو محکم اور طلب

و جستجو کو پائدار بنانے کا وسیلہ ثابت ہو تو یہ اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان ہے' اور اسکا قاعدہ یہی ہے کہ شکر نعمت سے اسکا لطف ہمیشہ بڑھتا' اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا ہوتا ہے:

ولئن شکرتم لازیدنکم' ولئن کفرتم' ان عذابی لشدید!

یہی سبب ہے کہ گذشتہ فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دہرایا اور یاد دلایا اور پھر بہت سے بیانات کاروبار دعوۃ کے ظہور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم ہوے کہ اُن سے مقصود در اصل پہلی منزل کار تک پہنچنے کا اعلان تھا: فسبح بحمد ربک و استغفرہ' انہ کان توابا -

* * *

پس اب چونکہ الہلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہے اور اپنی "پہلی منزل" سے گذر چکا ہے' اور خود اُس نے اپنے کاروبار کی جو مدت قرار دی تھی' وہ الحمد للہ کہ صرف اسکی التجا اور حضرۃ ایزد برحق کی قبولیت سے بلا منت غیرے پوری ہوچکی ہے- اسلیے وقت آگیا ہے کہ احباب و مخلصین اور مومنین مہتدین کے آگے الہلال کے آیندہ قائم رکھنے کے مسئلہ کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے' تاکہ جو لوگ اُسکی محبت اپنے اندر رکھتے ہیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروری اور مفید یقین کرتے ہیں' صرف وہی لوگ اسپر غور کریں' اور ایک قطعی فیصلہ کرنے میں میرے ساتھہ شریک ہو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجھا جاے یا غرور بیجا' لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب بھی نہ تو کسی سے التجا ہے اور نہ کسی کے آگے سوال' نہ کسی پر بار ڈالنا مقصود ہے اور نہ کسی کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنہا بغیر دولت و ثروت' بغیر حصول اعانت' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت' تمام مشکلوں کو برداشت کر کے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رہکے' محض نصرۃ الہی سے اپنا "پہلا کام" پورا کرچکا ہوں' اور اب میرے آگے "دوسری منزلیں" موجود ہیں اور انکے لیے "الہلال" کی اشاعت کا محتاج نہیں ہوں - الہلال کے مالی نقصانات اگرچہ انتہائی حد تک پہنچ گئے ہیں اور مجھے تن تنہا رہنے کی وجہ سے اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ میری صحت نے جواب دیدیا ہے اور میری آنکھوں کی بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر ہوگئی ہے - اس سے بھی زیادہ یہ کہ میں اب متصل چند گھنٹے کام کرتا ہوں تو سر میں درد شروع ہوجاتا ہے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کی میری محبوب و لذیذ عادت مجھسے مفارقت چاہ رہی ہے - تاہم مجھپر میرے خدا کا کچھہ ایسا فضل و کرم ہے کہ اگر الہلال کا کام نا تمام رہا ہوتا اور مجھے میری "پہلی منزل" دکھائی نہ دیتی' تو اب بھی پوری خاموشی کے ساتھہ برسوں کام کرتا رہتا اور کبھی بھی ان سرگذشتوں کے پڑھنے کی تمہیں تکلیف نہ دیتا - کیونکہ خدا حکیم و قدیر ہے اور اسکا فضل اور اُسکی ربوبیت ہمارے تمہارے اندازے سے بہت زیادہ ہے: و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا!

* * *

لیکن چونکہ "پہلا کام" ہوچکا ہے اسلیے میں مجبور نہیں کہ الہلال کو موجودہ حالت میں جاری رکھوں - یہی وجہ ہے کہ اپنے کسی فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصلہ کرنے کی صرف ایک بار دعوت دیتا ہوں:

فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ
و ان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم!

(خلاصۂ مطالب)

الہلال اپنے اہتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئی چیز ہے' اور بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے- اسلیے یہ لا حاصل ہوگا اگر میں کہوں کہ اُسکی قیمت بارہ روپیہ سالانہ ہوتی جب بھی وہ اسقدر ارزاں تھا کہ اس سے زیادہ ارزانی ممکن نہیں -

اسکے مالی مسئلہ کی درستگی کی پہلی صورت یہ ہے کہ آیندہ سے اسکی قیمت بڑھا دی جاے - چنانچہ اس کیلیے معاونین الہلال کا بڑا حصہ بالکل طیار ہے' اور بغیر اس عاجز کی تحریک اور خواہش کے صدہا بزرگوں نے خود بخود لکھا ہے کہ قیمت پندرہ روپیہ یا اقلاً بارہ روپیہ کردی جاے -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے الہلال کی قیمت کی زیادتی کا خیال نہایت تکلیف دہ ہے اور جو چیز لوگوں کو مفت دینی تھی' اسکی قیمت کو دوسرے ملکوں کی نظیر میں زیادہ کرنا کسی طرح گوارا نہیں ہوسکتا - میری کوشش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قیمت کم کی جاے' زیادہ تو کسی حالت میں نہ ہونی چاہیے -

پس یہ صورت تو سر دست بھلا ہی دی جاے - اسکے بعد الہلال کی توسیع اشاعت کا سوال آتا ہے - اگر الہلال کو آیندہ بحالت موجودہ قائم رکھنا ہے تو بس اسی صورت کو حل کرنا چاہیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا ہے اور حتی الامکان پوری سعی کی ہے کہ کم سے کم خرچ سے آیندہ الہلال نکل سکے - **پس اگر ہم کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوجائیگا ' اور صرف یہی نہیں کہ وہ قائم رہیگا بلکہ اسکے ہر صیغے میں کافی وسعت اور ترقی ہوجائیگی -**

سر دست یہی حل الہلال کے مالی مسئلہ کے عقدۂ مشکل کا ہے اور چونکہ اسکی قیمت بہت کم اور مصارف نہایت زیادہ ہیں اسلیے موجودہ تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات آیندہ کسی طرح برداشت نہیں ہوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الہلال کو آیندہ بھی اسی حالت میں بلکہ اس سے بہتر حالت میں دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں' آخری مرتبہ اس حل کو پیش کردیتا ہوں - اگر خدا کی مرضی ہوئی اور نئے خریداروں کی فراہمی کیلیے کوشش کی گئی تو میں الہلال کو موجودہ حالت سے بہتر حالت میں جاری رکھونگا' اور اگر ایسا نہوا تو نہ تو کسی کی شکایت ہے اور نہ کسی کیلیے گلہ - نہ تو انسانوں پر اعتماد ہے اور نہ انکی توجہ کی آرزو - میں اپنا "پہلا کام" کرچکا ہوں اور اب میرے لیے زیادہ تر خاموش کاموں کی "دوسری منزلیں" آنے والی ہیں - پس میں صرف اُنہی کاموں میں مشغول ہوجاونگا - میرے پاس ایک ہی زندگی ہے اور میں نے بہت چاہا لیکن ایک زندگی بہت سے کاموں کیلیے طیار نہوسکی اور اب تک جو کچھہ ہوا یہ محض اللہ کا ایک مخصوص فضل تھا:

خوش ست افسانۂ درد جدائی مختصر غالب
بمحشر می تواں گفت انچہ در دل ماندہ است امشب!

مدارس اسلاميه

نـــدوة العلمـــا

مـــاضي و حـــال

(۷)

حيـــات بعـــد المـمـــات

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے آرر رهگئي هے - دارالعلوم ندرة العلما کي علمي حيثيت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلاميۀ ر عربيه کا ایک عمده ذخيره اسکي ملکيت میں نهوتا - بعض ارباب خير نے شاهجهانپرر ارر پٹنه رغيره کے اجلاس میں کتابيں رقف کيں ليکن أن میں زیاده تر عام مطبوعات اور متدارل کتب کا ذخيره تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مرلانا شبلي نے ندره کے متعلق ایک عظيم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحريک کي ارر سب سے پہلے اپنـا پورا کتب خانه جو ایک عمده منتخب ذخيره علوم اسلاميه ر مشرقيه کا تها ' ندره کو ديديا -

أسکے بعد انهوں نے نواب سيد علي حسن خاں صاحب کو آماده کيا که ره اپنا کتب خانه بهي ندره کيليے رقف کردیں - انکے پاس انکے رالد مرحوم نراب صديق حسن خاں صاحب کے کتب خانه کا بڑا حصه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاره بهت سي نادر قلمي کتابيں بهي تهيں ' مثلاً متاخرين ائمۀ حديث يمن کي تصنيفات جو نواب صـاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهيں - از انجمله امام شوکاني ارر امير اسماعيل يماني رحمة الله عليهما کي اکثر غير مطبوعه کتابيں هيں که انـکا حاصل کرنا اب بهت دشوار هے - امام شوکاني کي تفسير فتح القدير تفسير بالحديث کا ایک بهترين مجموعه هے - ارر اسکا مکمل نسخه اسميں موجود هے -

چنانچه نراب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے ساتهه اسميں شامل کرديا - اسي طرح مرلوي سيد حسين بلگرامي نے بهي اپني تمام کتابيں بهجراديں - ارر به حيثيت مجموعي ایک عمده ذخيره علوم ر فنون اسلاميه ر عربيه کا هوگيا -

(خلاصۀ مطالب)

يه ایک اجمالي نظر تهي أن راقعات پر جو سنۀ ۱۹۰۶ سے که ندره کي نئي حيات عمل کا آغاز هے ' گذشته سال تـک ظهور میں آـے ارريهي أس کي حيات بعد الممات ارر عروج بعد از زوال کي سرگذشت هے - اس سے مقصود يه تها که ندره کے گذشته کاموں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل هو جاـے ارر ره اندازه کرسکيں که کس قدر کام هوچکا هے ؟ يهي سبب هے که موجوده حالات کے نقائص کا تفصيلي بيان میں نے ملتوي کرديا تها ارر چاهتا تها که سب سے پہلے ندره کي غرض تاسيس ارر گذشته کاموں کي مقدار بيان کردي جاـے -

ایک صحيح ارر مکمل راقفيت کے بعد جو راـے قائم هوتي هے رهي صحيح راـے هوتي هے - ندره اب ايسي هي رايوں کا محتاج هے -

دنيا عالم اسبـاب هے ارر کوئي فعـل رجـود میں آ نهيں سکتا جب تک که أسکے تمام اسباب جمع نه هوجائيں - پس مرلانا شبلي نے دار العلوم کيليے يه جو کچهه کيا ' اسکي اصلي علت صرف انهي کي کوششيں نهيں هوسکتيں - يقيناً بهت سے اسباب رعلل اسکے ليے فراهم هوـے - ليکن اگر اس تعليل کا مطلب يه هو که پيش نظر نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهيے تو يه ایک ايسي سوفسطائيت هوگي جسکے بعد دنيا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز نهوسکے گي !

دنيا جانتي هے که میں مداح نهيں بلـکه معترض هوں - الحمد لله که ميرے اعتراف ر اقرار کي گردن ميرے خداـے قدرس نے بهت هي متکبر بنالي هے ' ارر مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا سبق نهيں ملا هے - میں سچ سچ کهتا هوں که ميرے ليے انسانوں کي تعريف سے بڑهکر کوئي بهي مکروه ر غير مطبوع کام نهيں هوتا - اگر میں ايسا کرنا چاهوں بهي تو خود ميرا دل مجهے ملامت کرنے لگتا هے ' ارر ميرا ضمير کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا هے گويا أس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رها هے ! و ذالک فضل الله يوتيه من شاء والله ذوالفضل العظيم - غيور و الوالعزم عرفي نے ميري زباني کها هے :

قصيـده کار هـوس پيشـگاں بود عـرفی
تو از وظيفۀ عشقي وظيفه ات غزل ست !

ليکن با اين همه میں پورـے اطمينان ارر کامل راحت ضمير کے ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے ندرة العلما کيليے انجام ديں اور تسليم کرتا هوں که ان کاموں میں ایک بـڑا هي قيمتي جوهر ايثار نفس کا تها جو آجکـل بهت کم ياب هے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزورياں بهي معلوم هيں - میں جانتا هوں که انميں کيا خوبياں هيں اور اسکے ساتهه هي کيا اوصاف نهيں هيں جنکے ليے انهيں متاسف هونا چاهيے - میں ندره کے متعلق آخري مباحث میں بتلاؤنـگا که دار العلوم کيليے انکا رجود کن کن امور میں رحمت الهي تها ' کن کن امور میں بے سود ' ارر ره کونسي باتيں هيں جنکي انميں کمي تهي ؟ میں اپنے اظهارات میں بے خوف هوں ' ارر الله کے فضل سے ميري حق گوئي کي چٹان اتنی بلنـد هے جهاں سے اشخاص کی تمديح ر تقبيح کي باتيں چيونٹي کے رجود سے بهي زياده حقير ر صغير نظر آتي هيں - جو خدا کي صـداقت کے آگـے جهکنا ارر حکومتوں ارر گورنمنٹوں کے دبدبۀ ر سطوت کو ٹهکرا دينے کي توفيق کا طـالب هو ' اسکے آگـے چنـد انسانوں کي هستيوں کے مباحث کيا چيز هيں ؟

مبيں حقير گدايان عشق را کين قوم
شهاں بے کمر ر خسروان بے کله اند !

ليکن کمـزورريوں سے کوئي انسان خـالي نهيں - ديکهنا يه هے که ندره جس غرض سے قائم هوا ' جس مقصد کا أس نے اعلان کيا ' جو مقصد ره کهو رها تها ' جس کهوـے هوـے کو أٹها نے رالا ' ارر گمنامي ر فنا سے زندگي ر شهرت میں لانے رالا کوئي نه تها ' اسکے ليے کس کا رجود موجب نجاح هوا ' ارر کس نے اپنا رقت ' اپني قابليت ' اپنا دماغ ' صرف کر کے پورـے ايثار کے ساتهه دار العلوم ندره کو موت کے منه سے نکالا ' ارر موجوده حالت تـک پهنچايا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق هے ' ارر دماغ ر عقل مجبور هے که سفيد کي سفيدي کا اقرار کرـے - پس يه کهنا پڑتا هے که يه سب کچهه مولانا شبلي نے کيا ' ارر انکے رجود سے ندره کي گذشته هستی کو الگ کر کے ديکهيے تو صـرف گولا گنج لکهنو کا ایک ويرانه باقي رهجاتا هے ' جسکے اندر تباهي ر بربادي کي خاک ارڑ رهی هے !

مفاسد و فتن

یہ تصویر کا روشن رخ تھا - اب اسکے تاریک رخ پر نظر ڈالیے - یہاں تک ہم اُن کاموں کی تفصیل بیان کی گئی جو ندوہ کی تکمیل کیلیے انجام پاے' مگر اب ان مفاسد کی طرف متوجہ ہونا چاہیے جو ندوہ کی تخریب و ہلاکت کیلیے مختلف اسباب سے پیدا ہوے اور جنکی اصلاح کیلیے مولانا شبلی نے اپنی پوری قوت صرف نہ کی - وہ خود بھی دبتے رہے اور باہر کے ان لوگوں کو بھی دباتے رہے جنکو اصلاح کا خیال پیدا ہوتا تھا - انکے سامنے فساد و فتن کا شجرۂ خبیثہ نشو و نما پا رہا تھا اور آنے والے وقت کی پیشین گوئی کررہا تھا - انکا فرض تھا کہ یا تو اسکا پورا استیصال کرتے اور اگر اشتعال فتنہ و طغیان کے خوف اور اپنے کاموں میں تنہا ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تھے' تو کم ازکم قوم کو اس سے مطلع کردیتے تاکہ آنکی ذمہ داری باقی نہ رہتی - مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا - وہ ہمیشہ اُس کام کیلیے قوم کو نہایت قیمتی انیٹ چونا فراہم کرتے رہے' جسکی نسبت انہیں علم تھا کہ اسکی بنیاد ھی یکسر کھوکھلی ہے !

علاوہ ان اصولی مفاسد کے جو ندوہ کو اسکی حقیقی روح ھی سے خالی کر دینے والے ھیں' اور بھی متفرق واقعات ایسے پیش آتے رہے جو دیانت و صداقت اور اصول و قواعد کے بالکل خلاف تھے - جلسۂ انتظامیہ کی مجارٹی انکو پسند کرتی اور مولانا شبلی مخالفت کرکے پھر اپنی کمزوری سے خاموش رہجاتے - مثلاً کرنیل عبد المجید صاحب پٹیالوی کا مولوی علام محمد شملوی سے اپنے اغراض شخصیہ کیلیے گورنمنٹ کی پرستش و بندگی کا سالہا سال وعظ کرانا اور اسکی تنخواہ ندوہ کے خزانے سے دلانا جسکی پوری تفصیل آگے آئیگی' اور جو اس داستان کی ایک بڑی ھی دلچسپ فصل ہے - یا دار العلوم کی عمارت پر دار الاقامۃ کا روپیہ صرف کردینا اور کوئی صحیح جواب اسکے متعلق نہ دینا - یہ سچ ہے کہ مولانا شبلی نے ندوہ کو بالکل بربادی کے عالم میں پایا اور وہ اُسے رفتہ رفتہ درست کرنا چاہتے تھے - نیز اصلاح کا عنصر قلیل اور مادۂ افساد و شرارت کثیر و سیع تھا - تاہم یہ مفاسد ایسے تھے جنپر کسی طرح بھی چشم پوشی جائز نہیں ھوسکتی اور جبکہ خود اسی کام کے اندر یہ سب کچھہ ہو رہا تھا' جسکے وہ خود بھی ایک رکن رکین تھے' اور جسپر صرف انہیں کی وجہ سے قوم کو اعتقاد تھا تو ایسی حالت میں آنکی ذمہ داری بہت بڑھجاتی ہے اور وہ معاف فرمائیں اگر میں کہوں کہ ان پر باطل کی اعانت او ر فساد پر سکوت کا الزام عائد ھوتا ہے - ہاں' یہ سچ ہے کہ وہ صرف دار العلوم کے سکریٹری تھے - ان کاموں میں شریک نہ تھے اور انکو اندر ھی اندر روکنا بھی چاہتے تھے' مگر صحیح مسلم کی حدیث " من رای منکم منکراً الخ " کے آخری درجے " و ان لم تستطع فبقلبہ " کا یہ موقع نہ تھا' اور وہ بھی " اضعف الایمان " میں داخل ہے !

(ندوہ کا قانون اساسی)

افساد و فتن کی پہلی تخم ریزی ندوہ کی بنیادی چٹان' یعنی دستور العمل سے شروع ہوئی - جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سرے سے ندوے نے اپنا مقصد ھی کھودیا -

ندوۃ العلما کا مقصد تاسیس اس سلسلے کی ابتدائی صحبتوں میں آپ معلوم کرچکے ھیں - وہ اصلاح دینی کی ایک تحریک تھی جو علوم اسلامیہ کے درس صحیح کے ذریعہ قوم میں مرشدین و مصلحین کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا چاہتی تھی جسکی تعلیم و مساعی سے ارشاد و دعوت دینی کا سلسلۂ حقہ قائم ہو - یہ تمام امراض ملت کا یہ ایک ھی علاج ہے -

لیکن بدبختی یہ تھی کہ یہ خیال معدودے چند اشخاص کا تھا جو ندوہ کے بانی اور روح رواں تھے - باقی زیادہ تر ہجوم اُن لوگوں کا تھا جو یا تو سرے سے " اصلاح " کے مخالف و منکر شدید تھے - یا ایک بھیڑ اکٹھی ہوتی دیکھکر خود بھی شامل ہوگئے تھے مگر کچھہ نہیں جانتے تھے کہ اسکا اصلی مقصد کیا ہے ؟ کوئی سمجھا کہ شہرت و نمایش کا وسیلہ ہے - اسی نے خیال کیا کہ ارباب دستار کی مقبولیت اور مرجع خلائق بننے کا اچھا آلہ ہے - کوئی آیا کہ اپنی وعظ طرازی او ر ترانہ سنجی کا اشتہار دے' اور کسی نے اسکے سفرۂ ضیافت کے طول و عرض کو ناپا اور بے اختیار ہوگیا !

پس کچھہ تو وہ لوگ جو اُسے بالکل نہ سمجھے' اور کچھہ وہ جو اُسے سمجھے ھوں یا نہ سمجھے ھوں مگر اعتقاداً " مسئلۂ اصلاح " کے سخت مخالف و منکر تھے' مثل اُس گھن کے جو درخت کی جڑ میں لگ گیا ہو' ابتدا سے اسکے اندر رہے' اور جماعۃ مصلحین کی قلت و کمزوری اور زیادہ تر اسکے مرکز میں نہ رہنے کی وجہ سے متصل نشو و نما پاتے رہے - انکا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ ندوہ سے " اصلاح " کا عنصر نکالدیا جاے' اور جہاں تک ممکن ہو' اپنی تنگ خیالی اور تقشف و جمود کے رنگ میں اُسے رنگ دیا جاے - چنانچہ اسکو عمدہ فرصتیں ملیں اور سب سے پہلے ندوہ کے قانون اساسی (کانسٹی ٹیوشن) میں متعدد اصولی تبدیلیاں کردی گئیں جسکی وجہ سے قوم کی نیابت اور جمہور کا اشتراک مفقود ہوگیا اور صرف چند آدمیوں کے ھاتھہ میں سیاہ و سفید کا اختیار آگیا -

اسکی پہلی بربادی کے بعد جب مولانا شبلی لکھنو میں آے' تو انکے متعلق صرف دار العلوم کی معتمدی کی گئی - ندوہ کی مجلس انتظامیہ کیلیے کوئی سکریٹری ھاتھہ نہ آیا جو اسکی اصلی مشین کے پرزوں کا زنگ دور کرتا وہ تمام تر دار العلوم کی اصلاح و تکمیل میں مشغول رہے اور یہ عنصر فساد مجلس انتظامی میں اپنے اعمال مفسدہ برابر انجام دیتا رہا - وہ اگر چاہتے تو اصلاح کی قوۃ سے فساد کو شکست کامل دیسکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے کاموں میں موانع و افساد دیکھکر خاموش ہوتے رہے -

وہ سمجھے کہ کسی کام کے اندر رہکر آہستہ آہستہ اصلاح کرنے کا اصول اختیار کرنا چاہیے حالانکہ اسکا موقع نہ تھا -

(تفصیل اجمال)

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے :

ندوۃ العلما مسلمانان ہند کی ایک عظیم الشان دینی تحریک تھی' اور وہ ایک ایسا مرکز بننا چاہتی تھی جو انکی تمام ضروریات و معاملات مذہبی کی کفیل ہو - وہ جماعتی کاموں کے اصول پر ایک قومی مجلس تھی اور قوم ھی کے سرمایہ سے اپنے تمام کاموں کو انجام دینا چاہتی تھی - اس بنا پر ضرور تھا کہ اسکا نظام عمل بالکل اسی طرح جمہوری اور اشتراکی اصول پر ہوتا' جیساکہ ہر قومی انجمن کا ہونا چاہیے' اور شخصی اقتدار اور معدودے جماعتوں کے قبض و تسلط سے وہ ہمیشہ آزاد رہتی -

اسکی شاخیں تمام ضلعوں میں قائم کی جاتیں اور ہر صوبے سے اسکے لیے ممبر منتخب ہوتے اور جو کچھہ ہوتا' جلسۂ عام میں ہوتا -

صرف یہی نہیں کہ آجکل تمام جماعتی کاموں کا یہی اصول ہے' بلکہ در اصل شریعۃ حقۂ اسلامیہ کا اصل الاصول " شوری "

يهي تعليم ديتا هے ' اور هماري نظر غيرونكي تقليد پر نهيں بلكه اپنے الهامي اصولوں پر هوني چاهيے -

چنانچه ندوه جب قائم هوا تو يه امور اسكے پيش نظر تهے اور جو قانون اساسي بنايا گيا اسميں جماعتي كاموں كے نظام صحيح كے مطابق پوري وسعت اور جمهوريت ركهى گئي - اس قسم كے كاموں ميں سب سے بڑا اهم مسئله عهده داروں كے تقرر اور ممبران خاص كے انتخاب كا هوتا هے اور اصلى كاركن قوت وهي هوتے هيں - ندوه كے اصلى قانون اساسى كي دفعات اس بارے ميں يه تهيں :

(دفعه ۲۷) اركان جلسهٔ انتظاميه كا انتخاب هر سال جلسهٔ عام ميں اس طرح هوا كريگا كه موجوده مجلس انتظاميه ايک فهرست به پابندي قواعد دستور العمل هذا مرتب كركے پيش كيا كريگى جس ميں كمي بيشي اور تغير و تبدل كا اختيار جلسهٔ عام كو هوگا

(دفعه ۳٦) ندوة العلما ميں ايک ناظم اعزازي (آنريري سكريٹري) جلسهٔ عام سے منتخب هوگا -

(دفعه ۲۸) عموماً صرف ناظم ندوة العلما كي معزولي جلسهٔ عام سے هوسكے گي اور ديگر عهده داران ندوة العلما كى معزولي جلسهٔ انتظاميه سے هوگى - "

ندوه كا نظام (كانسٹي ٹيوشن) اس اصول پر تها كه تمام حق نظم و اداره اور قوة نافذه و آمره ايک منتخب مجلس كو دي گئي تهي جس كا نام " مجلس انتظاميه " ركها گيا تها (" مجلس انتظاميه " ايک لغو اور مهمل تركيب هے - نهيں معلوم كس نے وضع كي) - يهي مجلس سب كچهه تهي اور اب تک هے -

پس دفعات كے اُن الفاظ پر غور كيجيے جن پر خط كهينچديا گيا هے - اِن دفعات سے صاف طور پر واضح هوتا هے كه ندوه نے اپني مجلس انتظاميه اور اپنے سكريٹري كا حق انتخاب جلسهٔ عام كو ديا تها جسميں هر حصے اور هر طبقه كے افراد ملت جمع هوں اور نيابتي اصول پر ممبر اور سكريٹري منتخب كيا جاے - پهر سكريٹري كي معزولي كا حق بهي جلسهٔ عام كو ديا تها كه جو قوت كسي عهده دار كو نصب كر سكتي هے ' اسي كو حق عزل بهي ملنا چاهيے -

يهي اسلام كا صحيح اصول شورى اور نظام اجتماعي هے اور كوئي حكومت ' كوئي رياست ' كوئي انجمن ' كوئي جماعت ' كبهي اسلامي نهيں كهي جاسكتي ' جب تک كه وه اس اصل شرعي و ديني اور حكم مقدس الهي كى پيرو نهو - الهلال اس اصل ديني كا اسقدر اعلان كر چكا هے كه مزيد تفصيل كي يهاں ضرورت نهيں -

ليكن بدبختانه سب سے پہلے خنجر فساد و ضلالت نے ندوه كي اسي شه رگ كو زخمي كيا اور " ملک غصوض " كي بعض ارواح مفسده ايسي پيدا هوگئيں جنهوں نے ندوه كے نظام جمهوري و شرعي كو يكايک حكومة مطلقهٔ و شخصيه كے نظام باطل و بدعة سے بدل ديا ' اور اس طرح ندوه كي وه بنيادي چٹان هي شق هوگئي جس پر كبهي اُسكى سربفلک عمارتيں كهڑي كي جاتيں !

انهوں نے ديكها كه ندوه كي اصلي قوة حاكمه مجلس انتظاميه هے - اسكے ممبر اگر جلسهٔ عام ميں منتخب كيے گئے تو قوم كا ايک بڑا حصه اسميں شامل هوگا اور هر حصے اور طبقے سے اشخاص ليے جائيں گے - پس ندوه كي حكومت قوم كے هاتهوں ميں چلي جائيگي - جس كو وه چاهيگي سكريٹري بنائيگي اور جس كو چاهيگى معزول كر ديگي - اس طرح كي حكومة راشده سے شخصي اقتدار و مطلق العنانه حكمرانيوں كا دروازه بند هو جايگا اور ندوه كو اپني جائداد بنا كر كوئي نهيں ركهه سكے گا - پس سب سے پہلے مجلس انتظامي كے انتخاب كا حق جلسهٔ عام سے غصب كر لينا چاهيے - چنانچه نئے دستور العمل ميں جلسهٔ عام كى قيد اڑا دي گئي -

اسي طرح سكريٹري كى معزولي كا جو حق شرعي و ديني جلسهٔ عام كو حاصل تها ' وه بهي اس سے چهين ليا گيا - يعني جن مسلمانوں كو حضرة ابو بكر اور حضرة عمر (رضي الله عنهما) كى معزولى كا حق حاصل تها اور انكے اس حق كو خود يه جانشين پيغمبر تسليم كرتے تهے ' انهيں ندوة العلما نامي ايک انجمن كے سكريٹري كو معزول كرنے كا حق نهيں هو سكتا !

درحقيقت اس كارروائي كے بعد ندوه ايک اسلامي انجمن هى نه رها - كيونكه ميں كسى جماعت كو جو اپنے اندر اسلام كے اصل الاصول شورى اور اشتراک جمهور كے قاعدے كو نه ركهتى هو ' ابداً اسلامى جماعت تسليم نهيں كرسكتا - وه شايد اس ملت كى پيرو هوگى جسميں كسرى اور قيصر گذرے هيں ' مگر وه اسلام جسكے پيرو ابوبكر و عمر تهے (رضى الله عنهما) اور جسكے قران ميں سورهٔ شورى موجود هے ' اس سے انهيں كچهه تعلق نهيں -

(مجلس خاص)

اسكے بعد اپنے تمام استبدادي اغراض مفسده كي تكميل اور خود مختارانه اعمال سئيه كى تحصيل كيليے ايک قدم ضلالت اور آگے بڑها يا اور دستور العمل ميں " مجلس خاص " كے نام سے ايک مجلس كا اضافه كيا جو في الحقيقت اپنے خواص و اوصاف كے لحاظ سے عجائب خانهٔ ندوه كا سب سے زياده عجيب الخلقت جانور هے - شايد هي دنيا كي كسي مجلس ميں جو ايک قومي مجلس كے نام سے مشهور هو ' ايسي صريح خود مختاري اور شخصي استبداد و حكومة مطلقه سے كام ليا گيا هوگا جيسا كه اس خانه ساز مجلس كے وضع كرنے ميں ليا گيا - وه قطعاً عجيب الخواص هے - كيونكه جهل و فساد ' دونوں كا مجموعه هے - ايک طرف تو اسكو ديكهكر اُن احمقوں كي بے وقوفي پر هنسي آتي هے جو ايک عظيم الشان مجلس كو چلانے اور قائم ركهنے كے وهم ميں گرفتار تهے مگر انهيں اتني بهي خبر نه تهي كه دنيا بهر ميں مجلسوں اور جماعتي كاموں كے عام اصول كيا هيں ؟ دوسري طرف انكے اس اِفساد و شر عظيم پر متاسف هونا پڑتا هے كه كس طرح قوم كي غفلت سے فائده اُٹها كر انهوں نے ندوه كے جسم سے يكسر روح حيات و عمل كهينچ لي اور پهر اسكي بيجان لاش پر گدوں كي طرح گر كر پنجے مارنے لگے !

اس " جلسهٔ خاص " كو ايک طرف تو اسقدر وسيع اختيارات ديدیے گئے كه ندوه كي هستي يكسر اسكے قبضه ميں چلي گئي - يعني قانون اساسي اور تمام قواعد و ضوابط متعلق ندوه كى تبديل و ترميم بلكه يكقلم منسوخ كر دينے كا اختيار بهي اسي كو ديديا گيا (ديكهو دفعه ۳۵ دستور العمل حال) دوسري طرف اسكے انعقاد كو تمام مجلسي قواعد و شرائط كي پابندى سے بالكل آزاد كرديا تا كه اسكے مطلق العنانه كاموں ميں كسي طرح كي ركاوٹ پيدا نهوسكے !

چنانچه دستور العمل حال كى دفعه ۲۹ ميں هے :

" جلسهٔ خاص كيليے كوئي وقت اور كوئي زمانه معين نهيں هے - حسب تحريک اركان مجلس انتظامي ' يا ناظم ' يا نائب ناظم ' حسب ضرورت پيش آے ' منعقد هوسكتا هے "

اصول اور حق جماعت كو شايد هي دنيا ميں اسطرح كسى نے غارت كيا هوگا ! ايک عظيم الشان قومي انجمن كے انتظام كيليے ايک مجلس مقرر كى جاتى هے جسكے اختيارات كا يه عالم

هے که وہ اسکے کانسٹي ٹیوشن تـک کو بدل ڈال سکتي هے - لیکن نه تو اسمیں عام انتخاب کو دخل هے ' نه اسکے ممبروں کی تعداد میں وسعت هے ' نه اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد هیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' اوئی زمانه اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹري اپني کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاهے ' فوراً چنـد اشخاص کي ایک مجلس منعـقد کر کے ایک حکمران و فعال ما یرید کي طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا هے !

پھر صرف سکریٹري هي تک آ کر معامله ختم نہیں هو جاتا - نائب سکریٹري بھي اگر چاهے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق دیدیا هے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

یه ظاهر هے که ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عـربي مدرسه قائم کرنا نه تھا - وہ ایک عظیم الشان دینی تحریک تھي جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے تمام علماء ملت کو متفقه و متحدہ جد و جہد کرنے کي دعوت دیتي تھی ' اور ایک ایسا عام مذهبي مرکز بنا نا چاهتي تھي جو کسي خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو' بلکه وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی هوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا که اس نے ابتدا هی سے اپنے اهم مقاصد یه قرار دیے که حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت هوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا هوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باهمی اور اتحاد علما کا یه مطلب سمجھا که ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باهم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاهتا هے اور اسکا مقصود یه هے که هر فرقه اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنھیں وہ حق سمجھتا هے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا که اسکا مقصود اختلافات باهمي سے دست بردار هونا نہیں هے اور نه اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھه کبھي هوسکتا هے - وہ صرف یه چاهتا هے که جو امورِ تمام مختلف گروهوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات هیں مثـلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع هجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شهادت متفق هوکر اپني قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنائیں - جدید علوم مادیه نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحي کے عالمگیر دیني حملوں اور متواتر کوششوں نے' جو نقصان اسلام کي قوت دیني و تبلیغی کو پہنچایا هے ' اسکا اثر اسلام کے هر فرقے پر یکساں پڑتا هے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب هے ' تو اسکے لیے سب کو اپني قوت صرف کرني چاهیے -

اسي طرح بہت سے مذهبي معاملات ایسے هیں جنکا تعلق گورنمنت سے هے اور انکے لیے کسي ایک فرقے کي نہیں بلکه عموم اهل اسلام کے طرف سے صدا بلند هوني چاهیے - ندوہ صرف اسلیے قائم هوا هے که ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقي رهے هر گروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم هیں اور هر فرقه اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رهکر هر طرح کے کام انجام دیسکتا هے -

ندوہ کیلیے یه اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمي دستور العمل میں کوئي قید کسي خاص گروہ کیلیے نه تھي لیکن بعد کو یه عمومیت بالکل نکالدي گئي اور ایک دفعه یه بڑھا دي گئي که ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ایک هي گروہ سے لیے جائیں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمٹ کر بالکل محدود هوگیا -

چھوٹي چھوٹي انجمنیں جو آج ملک میں قائم هیں ' انکے دستور العملوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت هوگي جتني که موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں هے !

طلبـــاء دارالعلـــوم کی اسٹرائـک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائـک جاري رهي - ۱۲ کي شام کو جناب خـان بهادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا و جناب مولوي نظام الـدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یه فرما کر واپس تشریف لیگئے که کل بعد نماز جمعه هم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریه ادا کیا ' اور بخوشي اسکو منظور کیا - حسب قرار داد دوسرے دن اصحاب مـذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بهادر کسي وجه سے نه آسکے -

طلباء نے شکریه کے بعد اپني شکایات زباني هي کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجه کے ساتھه سنا ' اور ضروري نوٹ بھي لیے - بعد کو بطور مشورہ یه فرمایا که آپ لوگ اپني تعلیم کا سلسله بطور خود جاري رکھیں - بڑے درجـه کے طلبا ابتدائي درجونکو تعلیم دیں یا کوئی اور دوسري صورت اختیار کیجیے ' بهر حال مشغله علمي جاري رهنا چاهیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ' هم نہیں کہه سکتے که ان حضرات نے کیا رائے قائم کي -

۱۴ کي شـام کو منشي اعجاز علي صـاحب رئیس کاکوري جو ندوہ کے ممبر هیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتـگو کرنے کے بعد واپس گئے - همکو معلوم هوا هے که گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھه مناظرانه رها - اسکي وجه غالباً یه هے که مسلم گزٹ کي کسي اشاعت میں انہوں نے کل طلباے دار العلوم پر دهریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھي لکھا که اس الزام سے طلباے دار العلوم میں نہایت برهمي پھیلي هے -

همکو جهانتـک معلوم هوا هے اب تـک منتظمین کیطرف سے کوئي ایسا طریقه نہیں اختیار کیا گیا جس سے یه جوش فرو هو - منتظمین کا یه طرز عمل دیکھکر سخت افسوس هوتا هے که بجائے اسکے که وہ اسکی اصلاح کي کوشش کریں اسکو اور زیادہ اهم بنا رهے هیں ' اب تمام کوشش اس بات پر صـرف کیجا رهي هے کـه اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا که انـڈین ڈیلي ٹیلي گراف سے ثابت هوتا هے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجهه هونا چاهئے ورنه بیچارے غریب الوطن طالبعلمونکو اس ناعاقبت اندیش گروہ سے بہت کچھه نقصان پہونچـنے کا اندیشه هے ' اسوقت طلبا کي حالت بہت نازک هے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا هیں -

ایک نامه نـگار از لکھنـؤ

ترجمـه اردو تفسیـــر کبیر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

مقالات

حقيقة الصـــلاة

(٣)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(٨)

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑي مہم اطمینان قلب ' و حضور نفس ' و خشوع طبیعت ' و خضوع جوارح ہے کہ انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوی و جذبات سے خدا کي جانب متوجہ ہو جاے ' اور جن اغراض کے لیے نماز کي تاکید کي گئي ہے اُن کو نہایت مکمل طریق پر بجا لاے - حدیث میں ہے :

خمس صلوات افترضهن اللـه تعالى : من احسن وضوهن و صلاهن لوقتهن و اتم رکوعهن و خشوعهن کان له علي اللـه عهد ان یغفر له ' و من لم یفعل فلیس له علي الله عهد - ان شاء غفر له ' و ان شاء عـذبـه (١)

خدا نے پانچ نمازیں فرض ٹھرائي ہیں - جس نے اچھي طرح وضو کیا وقت پر نماز پڑھي اور کامل طریق پر رکوع و خشوع کے حقوق سے ادا ہوا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور اُس کي مغفرت ہوگي ' لیکن جس نے ایسا نہ کیا تو کوئي وعدہ نہیں ' چاہے تو اللـہ اُس کو بخشدے اور چاہے عذاب میں ڈالے (١)

یہي وہ نماز ہے جسے کامـل طریق پر ادا نہ ہوتے دیکھکر ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ و سلم ٹوکتے رہے - اُس نے تین چار مرتبہ نماز پـڑھي مگر ہر مرتبہ آنحضرت (ص) نے یہي ارشـاد فرمایا : قم فصل فانک لم تصل (اٹھو اور پھر نماز پڑھو ' اس لیے کہ جو نماز تم نے پڑھي ہے وہ نماز ہي نہ تھي (٢)) -

وہ نماز جو انسان میں ایک ذرہ برابر اشراق و نورانیت نہ پیدا کرسکے ' وہ خواہ کسي وقت کي نماز ہو مگر اُس میں صلاۃ وسطی کا درجہ کیونکر آسکتا ہے ؟ روز مرہ جو نمازیں فرض ہیں یہي صلاۃ وسطی بھي ہیں - شرط یہ ہے کہ ہر ایک شرط کي تکمیل پر نظر ہو ' نماز کے اغراض و مقاصد ان سے حاصل ہوسکیں ' قلب میں طہارت پیدا ہو ' بطون میں نورانیت کا ظہور ہو ' روحانیت بڑھے ' نفس میں تہذیب خصائل بلند ہو ' اور انسان اس قابل ہوسکے کہ جب نماز پڑھے تو ملکوت السماوات و الارض کے اسرار اُس پر افشا ہوجائیں : لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا (قدرت کے تمام پردے اگر کھل جائیں جب بھي میرا تیقن اس درجہ بلند ہے کہ اُس میں کوئي اضافہ نہ ہوسکیگا) علماے حقیقت لکھتے ہیں :

القلب هو الذي في وسط الانسان بین الـروح و الجسد فکانـه قیل : حافظـوا علی صـورۃ الصلوات بشرائطهـا ' حافظـوا علی معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاۃ و بعد ها " (١)

" قلب وہ چیز ہے جو شرف مرتبت و شرف محل ہر حیثیت سے انسان کے وسط جسم میں واقع ہے - یہ روح اور جسم میں ٹھیک درمیان کي حالت رکھتا ہے - گویا نماز وسطی کي محافظت کا حکم دیتے ہوے یہ کہاگیا کہ صورت نماز کي محافظت کرو ' شرائط نماز کي محافظت کرو ' معاني و اغراض نماز کي محافظت کرو ' حقیقت و حکمت نماز کي محافظت کرو ' اور یہ محافظت اس طرح کرو کہ نماز میں اور نماز کے بعد ہر حالت میں قلب کو بطریق دوام و استمرار پروردگار عالم کا شہود حاصل رہے (١)

وسطی وہي نماز ہوگي جو فضل و شرف میں سب پر فائق ہو - ایسي نماز جو دیني و دنیوي ہر قسم کي ترقیوں کي بہترین تحریک اپنے اندر رکھتي ہو ' اس کي فضیلت میں کیا کلام ہوسکتا ہے ؟ یہي نمازیں ہیں جن کو قرآن کریم کي اصطلاح میں وسطی کا لقب دیا گیا اور انکي محافظت کي تاکید کي گئي تاکہ انسان اس طریق پر زمانـہ بھر کي نعمتوں اور برکتوں کا احاطـہ کرسکے ' اُس کے تفوق کي سارے عالم پر حکومت ہو -

(٩)

اس تمام مذکور کا ما حصل یہ ہے :

(١) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طہارت نفس مقصود ہے - یہ چیز ہي حاصل نہو تو وہ نماز بھي مشرکین قریش کي نماز جیسي ہوگي جو انسان کو دوزخ میں لے جانیوالی چیز ہے -

(٢) نماز وہي ہے جو حقیقي معنوں میں ادا کي جاے ' ایسي نمازسے انسانکي ہر مشکل آسان ہوسکتي ہے -

(٣) نماز کي حقیقت یہ ہے کہ فواحش و منکرات سے روکے اور انسان کي زندگي کو پاک اور ستھرا بناسکے ' جس نماز سے یہ خصوصیت حاصل نہ ہو وہ نماز ' نماز ہي نہیں ہے -

(٤) نماز کي مواظبت سے انسان درست ہوتا ہو ' خدا کي بارگاہ میں تقرب بڑھتا ہے اور اس درجہ بڑھتا ہے کہ دنیا کي تمام جھوٹي ہستیاں ہیچ نظر آنے لگتي ہیں !

(٥) وہ نـماز جو ان اوصاف کي جامع ہو ' شریعت کي اصطلاح میں وہي نماز وسطی ہے - حدیثوں پر تدبر کرو - جب کسي نماز کا وقت نہ رہا تو یہي شکایت ہوئي کہ نماز وسطی جاتي رہي ' یعني اب اتني گنجایش باقي نہیں کہ تمام حدود و شرائط کے ساتھہ یہ نـماز ادا کي جاتي - جس نماز میں کوئي شان فضیلت دیکھي اُسي کو وسطی سمجھہ لیا کہ تعمیم صلاۃ میں تخصیص ' فضیلت صلاۃ وسطی ہي کے لیے ہے -

(٦) نماز وسطي کي ایک صفت یہ ہے کہ معتدل ہو ' اسي لیے مغرب و ظہر و عشاء وغیرہ نمازوں کو وسطی کہنے لگے تھے -

(٧) نماز وسطی کے لیے دعاي قنوت مشروط نہیں ہے ' قنوت البتہ مشروط ہے جس کے معنے خضوع کے ہیں -

(١) رواہ احمد و ابو داؤد عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات الخ -

(٢) رواہ البخاري و مسلم عن ابوهریرہ و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس الخ -

(١) نیسابوري - ج ٢ ص ٣٦٥ -

مذاكرۂ علميه

(۸) نماز وسطي کے ليے تمام نمازوں کے وسط میں هونا ضروري نهيں' اور نه يه ضروري هے كه اوقات خمسه كے علاوه يه كوئي مستقل و جدا گانه نماز هو -

(۹) نماز وسطی کي محافظت لازم هے' نه اسليے كه ايک رسم پوري هو' بلكه اس ليے كه ان ميں نماز كي مواظبت سے وه خصوصيت پيدا هو كه سارے جهان كو چهالے اور هر جگهه اُسيكي حكومت هو :

و نريد ان نمن علی الـذين استضعفـوا في الارض و نجعلهـم ايمـة و نجعلـهـم الوارثيـن' و نمكن لهـم في الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما كانوا يحـذرون (۲۸ : ۵)

جو لوگ ملک ميں كمزور هو گئے هم چاهتے هيں كه اُنپر احسان كريں' اُن كو سردار بناليں ' اُنهيں سلطنت كا وارث ٹهراليں ' ملک ميں اُنكا قدم جماليں' اور فرعون اور هامان اور اُن كے لشكر كو دكها ديں كه جس بات كا اُنهيں خطره تها وه اُنهيں كمزوروں كے هاتهه سے اُنكے آگے آگئي -

(البقية تتلی)

ڈسٹركٹ و سيشن جج كے خيالات

[ترجمه از انگريزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ايس ڈسٹركٹ و سيشن جج هوگلي و هوڑه

ميرے لڑكے نے مسرز ايم - ان - احمد اينڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹريٹ كلكته] سے جو عينكين خريدي هيں ' وه تشفي بخش هيں - همنے بهي ايک عينک بنوائي هے جو اعلی درجے كي تيار هوئي هے - يه كارخانه موجوده دور ميں ايمانداري و ارزاني كا خود نمونه هے - ملک ميں اسطرح كے كارخانوں كا كهولنا يقيناً هماري همت افزائي كا مستحق هے "

كون نهيں چاهتا كه ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رهے - اگر آپ اسكي حفاظت كرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک كي بينائي كي كيفيت تحرير فرمائيں تاكه لائق و تجربه كار ڈاكٹروںكي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتهر كي عينک بذريعه وي - پي - كے ارسال خدمت كيجاے - اسپر بهي اگر آپكے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلديجائيگي -

نكل كي كماني مع اصلي پتهر كي عينک ۳ روپيه ۸ آنه سے ۵ روپيه تک - اصلي رولڈگولڈ كي كماني يعنے سونے كا پترا چڑها هوا مع پتهر كي عينک كے ۶ روپيه سے ۱۵ روپيه تک محصول وغيره ۶ آنه -

منيجـــر

الهــلال كي ايجنسي

هندوستان كے تمام اُردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -

حيـات و موت كی تـعـريف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئيس امرتسر -

عناصـر كي تركيب كيمياوي سے كسي جسم ميں جو استعداد نشو و نما كی اندر سے باهر كی طرف بذريعه اخذ يا انجذاب بيروني عناصر كے پيدا هوتي هے' وه اُس جسم كے ليے حيات هے' اور جب وه استعداد كسي انـدروني يا خارجي اثر سے معدوم يا فنا هوجاتی هے تو وه اس جسم كے ليے موت هے -

ميرے خيال ميں حيات و موت كي يه تعريف جامع و مانع هے -

(روح كي تـعـريف)

حيات حيوانی ميں جو قوت صاحب تعقل و اراده هے' اور اركان و اعضاء جسم حيواني و حواس كے استعمال پر بموجب انكي ساخت كے قادر هے' وه روح هے -

روح' عناصـر كی تركيب كيمياوي كا اثر نهيں هے - يه ذيل كي چند منطقي شكلوں سے ثابت هے :

(شـكـل اول)

(۱) جو اثر عناصـر كي تركيب كيمياوي سے پيـدا هوتا هے وه اس وجود كے ليے امر طبيعي هوتا هے -

(۲) جب تک وه تركيب عناصر اُس وجود ميں باقي رهتي هے وهي اثر پيدا هوتا رهتا هے' اور اسكا نه پيدا هوتے رهنا محال هے -

(۳) اسليے اس وجود كے اختـيار ميں يـه امر نهيں هے كه جب تک وه تركيب كيمياوي اس وجود ميں باقي رهے' كبهي اُس اثر كو ظاهر هونے دے اور كبهي ظاهر نه هونے دے -

(مـثـال شـكـل اول)

(۱) مقناطيس ميں تركيب كيمياوي عناصر سے جذب آهن كا اثر پيدا هوا هے - يه اثر مقناطيس كا طبيعي امر هے -

(۲) جب تـک مقناطيس ميں يه تركيب كيمياوي عناصر كي باقي رهيگي' يه اثر جذب آهن كا پيدا هوتا رهيگا' اور اس اثر كا نه پيدا هوتے رهنا محال هے -

(۳) اسليے مقناطيس كے وجود كے اختيار ميں يه امر نهيں هے كه جب تک عناصر كي تركيب كيمياوي اس ميں باقي رهے' وه اس اثر جـذب آهـن كو كبهي ظاهر هونے دے اور كبهي ظـاهر نه هونے دے -

(شـكـل دوم)

(۱) حيوان ميں اراده و اختيار هے كه جس كام كو چاهے كرے چاهے نه كرے -

(۲) كيمياوي تركيب عناصر سے جو اثر پيدا هوتا هے' اُس كے اختيار ميں نهيں هوتا كه كبهي اُس اثر كو ظاهر هونے دے اور كبهي ظاهر هونے نه دے (ديكهو شكل اول كا نتيجه) -

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسی کیمیاوی ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ہوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوی ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھی اس نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے جو محال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑی اٹھاتا ہے، اور پھر اسیوقت بلا کسی خارجی اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑی اٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اس کا رکھدینا ترک ارادہ سے، یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہیں، کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ہوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھی اپنے اثر کو ظاہر ہونے دے، اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کی شناخت، خیال وغیرہ یعنی تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اصول ابتک اسبات پر قائم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر حیوان میں کوئی ایسی شے موجود ہے جو ان نتائج یعنی تعقل کا باعث ہے، اور جو کچھ وہ شے ہو وہی روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کی آنکھ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کی کیمیاوی ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کی شناخت، دوست دشمن میں تمیز، ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا، وغیرہ وغیرہ، عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا کوئی اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں کوئی اور شے بھی موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے، اور جو کچھ وہ شے ہو وہی روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انسانی کسی چیز کی موجودگی ثابت کرسکتی ہے -

(۲) لیکن کسی شے کی ماہیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسی ہی عام ہو، انسانی فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انسانی حیوان میں روح کی موجودگی ثابت کرسکتی ہے لیکن روح کی ماہیت کا جاننا فطرت انسانی کے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں ہمکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل سوم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسی اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھ روح اسطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھی نہو -

(۳) اسلیے روح جوہر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کوئی جوہر قائم بالذات کبھی فنا نہیں ہوتا -

(۲) روح جوہر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)

(۳) روح فنا نہیں ہوگی -

جسقدر اقسام مادہ کے ہمکو معلوم ہیں، روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے، لیکن اگر روح کسی ایسے قسم مادہ سے ہو جو ہمکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادی ہونا اسلام کے کسی مسئلہ کی صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے - یعنی مادے کا بدون صورت پایا جانا محال ہے -

(۲) مادے کی تغیر حالت سے پہلی صورت معدوم ہو جاتی ہے، اور دوسری صورت پیدا ہوجاتی ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعنی نو پیداشدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھی حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسی حالت میں پایا جانا محال ہے -

(۳) اسلیے صورت بھی قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداہۃً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک ہی حال میں حادث بھی ہے اور قدیم بھی ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے، غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعی امور ہیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں - اتفاقیہ نہیں ہیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے ہیں - وهلم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کی علت مادہ کی حرکت اور قوت نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وہی صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے، اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں، وہ کسی صاحب ارادہ کی پیدا کی ہوئی چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے، اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے، ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں -

(۳) اسلیے عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صفت ذی حیات ہے -

(۲) عالم اسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذی حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا ذی حیات اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج)

(۲) مادہ ذی حیات نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

كارزار طرابلس

غزوۂ طرابلس اور اسکا مستقبل

افریقه کا "سر مخفي"

براعظم افریقه میں اسلام کی بقیه امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیه

گذشته اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شده داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي که ایک ختم شده اقبال کے ماتم گذاروں کے لیے گذري هوئی داستانوں کي یاد' اور آینده کي حسرت کے سوا اب اور کام هی کیا باقي رهگیا هے ؟

اے جنوں باز بتاراج گریبان برخیز!

اس مضمون میں جنگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجه دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسلام کے باهمي جنگ و قتال میں ناپید هوگئي هیں اور لکھا تھا که اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا هے که حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواه دار فوجوں کي جگه تمام

اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شهادت سے ابتک تر هے !

افراد ملت کے سپرد کي هے اور اسي کا نام جهاد دیني هے - جنگ طرابلس کیلیے کچھ ایسے اسباب جمع هوگئے که دولة علیه کي جگه بادیه نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر اُن تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظهور کا باعث هوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي

* * *

لیکن بالاخر اس کا نتیجه کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنھوں نے باوجود بیچارگي و بے ساماني کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا که اٹلي کي نوایجاد اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا' اور اسکي ڈھائي لاکھ سے زیاده متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنگ آلود تلواریں اور پراني قسم کي فرسوده بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا که اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق هوجانا آسان تھا' پر ان بادیه نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال هوگیا تھا' کیا بالاخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اُکتا گئے اور انھوں نے دشمنان ملت اور اعداء الهي کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عجیبۂ اسلامیة کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نہیں ملسکتي' بالاخر ناکامي و نامرادي' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں همیشه کیلیے گم هوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نہیں ملے کا ؟

* * *

جنگ بلقان کي مشغولیت نے همیں ان سوالات پر غور نہیں کرنے دیا مگر اب غور کرنا چاهیے - اسی لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیاگیا هے - سب سے پہلے هم نے شیخ سلیمان البارزني کي مراسلات کا ترجمه شائع کیا جو انھوں نے مسٹر دورے معمد کے نام بھیجي تھیں - یه ایک سب سے زیاده مفصل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شائع هوا لیکن عزیز بک مصري کے بیانات اسکے مخالف هیں' اور فرهاد بک نے جو تحریریں بعض عثمانی جرائد میں روانه کي هیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے هیں' انسے کچھ دوسرے هي قسم کے حالات معلوم هوتے هیں -

هم نے ان بیانات پر اکتفا نه کر کے خود درنه کے بعض ذرائع موثقه سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاها هے اور همیں امید هے که ایک دو هفته کے اندر هم ان حالات کے متعلق بعض مستند مراسلات شائع کرسکیں گے -

* * *

لیکن آج چاهتے هیں که اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجوده حالات اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نہیں هو سکتي - شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي همیشه مثل ایک سر مخفي کے رهے هیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع هوگئي هیں - یورپ کے نامه نگاروں نے انھیں " افریقه کے سر مخفي " کے لقب سے یاد کیا هے اور هندوستان میں بہت سے لوگ سمجھتے هیں که وہ کوئي پر اسرار طلسم هیں جنھیں آگ اور پاني سے کوئي نقصان نہیں پہنچ سکتا - حالانکه نه تو وہ کوئي سر مخفي هے اور نه زمانۂ قدیم کي روایات کا کوئی طلسم - بلکه اسلام کے سچے پیروں کا ایک محفوظ گروہ جس نے بہت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا هے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعة عربیه و اسلامیه کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کرسکے هیں جنکي وجه سے اسلام کي قوة کا عظیم الشان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خوارق سے محروم هوگیا هے !

(آغاز دعوة سنوسي)

" سنوسیه " في الحقیقت اصلاح اسلامی اور ارشاد و هدایت دیني کي ایک افریقي تحریک هے جو صوفیانه طریق بیعت کے

ساتھ تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ افریقہ کے تمام اسلامی حصص میں پھیلتی رہی۔ یہ تحریک ایک ایسے ملک میں شروع ہوئی تھی جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تھلگ ہے اور نئے تمدن کے اثرات وہاں تک پہنچنے میں ہمیشہ ناکام رہے ہیں -

اسلیے قدرتی طور پر اُسے خاموشی و سکون کی قیمتی مہلت متصل ملتی رہی' اور اعلان و ہنگامہ سے جو مقابلے ہر تحریک کو پیش آجاتے ہیں' اور جنکی وجہ سے اُنکی قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگہ اسکے حفظ و دفاع میں صرف ہونے لگتی ہیں' اُن سے وہ بالکل محفوظ رہی -

نہ تو وہاں اخبارات تھے جو اسکا تذکرہ کرتے' نہ اس قسم کا ملک تھا جو خارجی سیاحوں کا جولانگاہ ہوتا - دولت عثمانیہ کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تھا - مصر میں خدیوی خاندان کی بنا پڑچکی تھی مکۂ معظمہ میں ترکوں کے خلاف منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت ہوچکی تھی - ایران و ٹرکی کا سرحدی مسئلہ جنگ تک پہنچ گیا تھا - سلطان محمود مصلح کی اصلاح اور ینگچریوں کے فتنہ نے قسطنطنیہ کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکھا تھا اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رہی تھی - ان تمام اسباب کی وجہ سے سنوسی تحریک کو پھیلنے اور ترقی کرنے کی پوری مہلت ملگئی' اور اسکے لیے خاموشی اور سکون کے ایسے اسباب مہیا ہوگئے کہ بغیر بیرونی دنیا کے خبردار ہوے وہ پوری قوۃ کے ساتھ اپنا کام کرتی رہی -

جربوب میں جماعۃ سنوسیہ کی مرکزی خانقاہ اور قلعہ
خود حضرۃ شیخ سنوسی کا بھی قیام نہیں رہتا ہے

دولۃ عثمانیہ کا وجود جہاں گذشتہ چھہ صدیوں میں اسلام کی پولیٹکل قوت کا محافظ رہا ہے' وہاں بہت سی ایسی تحریکوں کیلیے مہلک و قاتل بھی ہوا ہے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بہت سی قیمتی قوتیں مخفی تھیں' اور جنہیں اگر دولہ عثمانیہ اپنے سیاسی خطروں سے گھبرا کر ہلاک نہ کرڈالتی تو وہ اصلاح دینی و تجدید سیاست اسلامی کی عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسی دعوۃ خوش قسمتی سے افریقہ کے غیر معروف حصص میں قائم ہوئی اور ایسے زمانے میں پھیلی جو دولۃ علیہ کے مرکزی اختلال و اغتشاش کا وقت تھا - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجہ ہونے کی مہلت نہ ملی اور سرزمین افریقہ کے قدرتی خصائص نے اسکے مرکز کو ہمیشہ دنیا کی مہلک نظروں سے چھپاے رکھا - یہاں تک کہ اسکا اثر افریقہ اور صحرا کے مخفی ریگزاروں سے نکلکر مصر و حجاز اور شام تک پہنچ گیا !

(سنوسی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چھوٹا سا صحرائی قریہ " بادیہ مستغانم " ہے جس میں عرب و اندلس کے مہاجرین اولین کے چند خاندان کئی صدیوں سے آباد ہیں - اسی قریہ کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہوا' جس کا باپ اپنے شدید مذہبی اعمال کی وجہ سے مشہور اور حسنی النسل سید تھا - یہ واقعہ سنہ ۱۲۰۴ ہجری کا ہے

بچپن ہی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تھے ' وہ اپنے خاندان اور قوم کی موجودہ حالت پر غیر قانع نظر آتا تھا ' وہ جب سن تمیز کو پہنچا تو تحصیل علوم دینیہ کے شوق میں ترک وطن پر آمادہ ہوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شہر " فاس " میں آیا جو اب بھی افریقہ میں علوم عربیہ کا ایک بہت بڑا مرکز اور اپنی قدیمی یونیورسٹی " جامع ابن خلدون " کی وجہ سے مشہور و ممتاز ہے -

یہاں وہ عرصے تک مقیم رہا اور تحصیل علوم کے ساتھ علوم فقر و سلوک و مجاہدات صوفیہ کی طرف بھی متوجہ ہوکر طریقۂ " درقاویہ " میں داخل ہوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشہورہ کے ایک غیر معروف طریقہ ہے اور زیادہ تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج ہے -

شاذلی طریقہ کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوی گذرے ہیں جو گیارھویں صدی کے اوائل میں افریقہ گئے اور اپنے طریقہ کے ارشاد و دعوۃ میں مشغول ہوگئے - جس طرح ہندوستان میں حضرۃ شیخ احمد سرہندی (رح) نے طریق سلوک و تصوف کو ظواہر شرع کے تحفظ کے ساتھ رائج کیا اور متصوفین مبتدعین کی تمام بدعات و خرافات کی اصلاح کی' چنانچہ طریقۂ نقشبندیۂ مجددیہ تمام طرق معروفہ میں محفوظ و مصئون ترین طریقہ ہے' اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ شیخ درقاوی نے بھی اصلاح و تجدید کے بہت سے مراحل طے کیے تھے اور اپنے طریقہ کی بڑی خصوصیت اعمال شرعیہ و سنت نبوی و آثار سلف صالح کی پیروی قرار دی تھی -

یہ نوجوان حسنی سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتھ اس طریقہ کے ذکر و فکر سے بھی مستفید ہوتا رہا' اور اسکے بعد مکۂ معظمہ کا قصد کیا تا کہ علماے حجاز کی خدمت میں علوم دینیہ کی تکمیل کرے -

مکۂ معظمہ میں وہ ایک نہایت متقی اور صاحب ورع و صلاح صوفی سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسی تھا اور جو اُس وقت اپنے کمالات باطنی اور طریق سلوک کی فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شہرت رکھتے تھے - وہ اس نوجوان مغربی کو دیکھتے ہی گرویدہ ہوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زہد کا اُن پر کچھہ ایسا اثر پڑا کہ بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایک معمولی شخص کی طرح اعتراف کرنے لگے !

شئون عثمانیه

مکتب حربیه

ترکي کے گذشته عہد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جہل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تھے !

ایک سیاح جب قسطنطنیه پہنچتا تھا ' سراے یلدز کي طلسم سرائیوں کو دیکھتا تھا ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیه رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خسته خانهٔ همایوني " اور " مکتب حربیه "کي عظیم الشان ' اور ترقي یافته اسباب و الات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تھا ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دلسے پوچھتا تھا که جو حکومت نئي ترقیات کي تحصیل میں اس درجه سریع السیر ھے ' کیونکر جائز هو سکتا ھے که اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تھا ' پوچھتا که دار الخلافة عثمانیه کي یونیورسٹي کہاں ھے ؟ عام تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا صحیح پته بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطیني کي بڑي بڑي انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاهتا هوں - تو ان تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتھه ایک نگه خاموش اُٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصل یه ھے که نادان عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا هو گیا تھا - ایک طرف تو یه حالت تھي که وہ بیسیوں صدی کے یورپ کے قلب میں تھا ' اور چوبیس گھنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیة کي وہ لہریں اُٹھه رهي تھیں جنکي روک زمانه کي قاهر و مقتدر هوا بڑھنے اور پھیلنے کا حکم دے رهي تھي - پس وہ مجبور تھا که ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نه هونے دے اور کچھه نه کچھه اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکھه رها تھا که علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحه کیلیے بھي باهم جمع نہیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کھول دیا گیا ' آزادانه تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کھل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجه یه هوگا که تخت قسطنطنیه تو بلکے سنور جائگا مگر تخت حمیدي قائم نه رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق لعنانی کیلیے پیام اجل آ پہنچے گا -

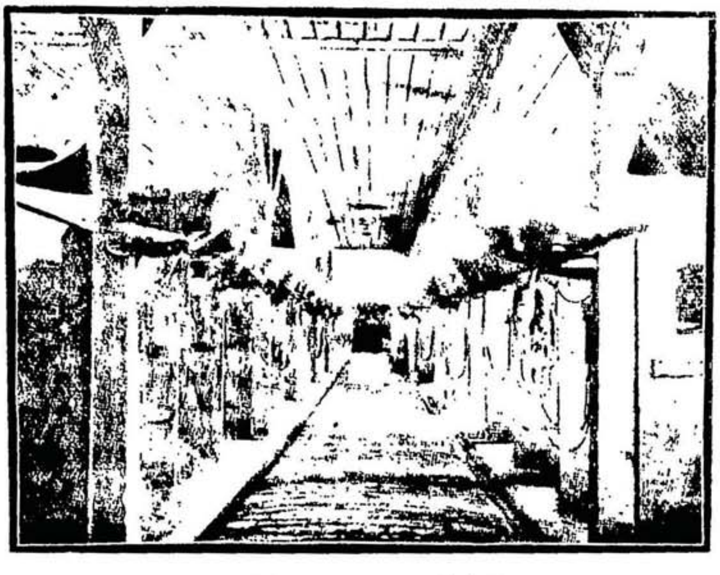

(۱) مکتب حربیه کا ایک بورڈنگ هاؤس
(۲) مکتب حربیه کا اصطبل

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یه طریقه اختیار کیا که ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظہار ترقي و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کي بہتر سے بہتر ترقي یافته حالت تک پہنچا دیا تاکه دیکھنے والا به یک نظر نئي ترقیات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پھیلا نے والي تھیں اور آزادانه اشغال و اعمال کا اُنسے دروازہ کھلتا تھا ' اُن سب کو اسطرح بھلا دیا اور لوگوں کو بھول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکي کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیزوں کی ضرورت هي نہیں ھے !

اس قسم کے اظہار ترقیات کے جو مناظر مدهشه طیار کیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیادہ قابل تذکرہ هیں : شفا خانه اور فوجي درسگاہ -

---

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

یہاں تک که وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل هو گیا - شیخ نے بھي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا که اینده سے اُسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبادي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الہام سرا گھاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تھا جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشہور هوا ' اور یهي جماعة سنوسیه کا باني اول ھے -

(البقیة تتلي)

ان چیزوں کو یورپ کی موجودہ ترقیات کے اصول پر خـواہ کتنی هی ترقی دی جاتی مگر وہ براہ راست سیاست حمیدیه کے لیے مضر نه تهیں -

" خسته خانه " ترکی میں شفا خانے کو کہتے هیں - یه گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظی ترجمه هے جسے عـربوں نے " مارستـان " کہنا شروع کردیا تھا - سلطـان عبد الحمیـد نے ایک شاهی خسته خانه قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمـانے پر که آج یورپ کی بڑے بڑ دار الحکومتوں میں بھی شایـد اُس درجه کا کوئی هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبی و تیمار داری کے ساتھه نہوگا - اسکی سالانه رپورٹیں با تصویر نکلتی تهیں - میرے پاس کئی رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریه کا ایـک عجـائب خـانه نظر آتی هیں !

یهی حـال " مـکتب حربیه " یعنے فوجی تعلیم کے کالج کا هے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیـا تھا ' مگر سلطـان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انـتهـائی ترقی تـک پہنچ گیا -

یه موجودہ زمانے میں عسکری تعلیـم کی ایـک بہترین درسـگاہ هے جسمیں آجکـل کا تعلیم یافتـه ترک سپاهی نشو نما پاتا هے اور اول سے لیکر انتهائی مدارج تـک کی تعلیم حاصل کرتا هے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم هے جس کے اندر متعدد بورڈنـگ هاؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنـاے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائی و نفاست اور نظم و با قاعدگی کا بہترین نمونه هے - ایک ایک بورڈنـگ میں به یک وقت آٹھه آٹھه سو طالب علم رهسکتے هیں اور هـر بورڈنـگ کی ضروریات و نـگرانی کیلیے الگ الگ انتظامی دفاتر قائم هیں - تمـام عمارتوں میں موجودہ زمانے کی آخری علمی ایجـادات کو استعمـال کیـا گیـا هے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتی کے لحاظ سے شاهی محلات کا مقابلـه کرتی هے - گھوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبـل هیں اور انکی صفـائی کا ایسا عمدہ انتظـام هے که دنیا کے مشہور صحافی مسٹر اسٹید نے انهیں دیکهکر کہا تھا که انگلستان کے قصر بکنگھم کا اصطبل بھی اسدرجه صاف و نظیف نہیں هے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیـم میں زیادہ تر جرمنی کا اسکول موثر هے - موجودہ ٹرکی کے بہترین تعلیم یافته فوجی اسی کے تربیت یافته هیں - تعلیم ابتدا سے هوتی هے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکی حالت میں اور ترقیات بھی هوئی هیں - گذشته عثمانی ڈاک سے معلوم هوتا هے که اسکی شاخیں

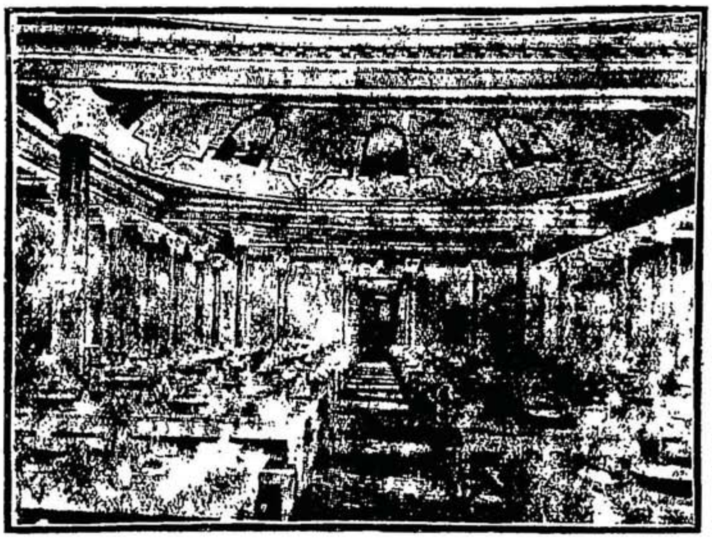

[۱] مکتب حربیه کا ڈائینگ هال

[۲] مرحوم بابان زادہ حقی بک

تمام بلاد عثمانیه میں کھل رهی هیں - داخله کی شرطیں پہلے کسی قدر سخت تهیں مگر اب عام کردی گئی هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یه درسگاہ دیتی هے ' شاید هی کسی دوسرے کالج میں ملتے هوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملـک میں احترام کیا جاتا هے -

کالج کی وردی نهایت خوشنما اور قیمتی هوتی هے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہری کلابتوں سے لکھا هوتا هے - جب کوئی شہر کی کسی سـڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راسته چھوڑ دیتے هیں اور دعادار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکھا اور اسکی عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکی ایک سه ساله رپورٹ شائع هوئی هے - اسمیں نامورانِ عالم کی رائیں ترجمـه کرکے درج کی هیں جو سو صفحه سے زیادہ میں آئی هیں !

اس وقت هندوستان کے بھی دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیـم حـاصل کر رهے هیں !

مرحوم حقی بک

مشہور عثمانی اهل قلم ' حقی بک ' جنکے انتقـال کی خبر تار برقیوں میں آئی تھی ' گذشته عثمانی ڈاک میں انکے مفصل حالات آگئے هیں - تمام معاصرین آستانه نے اس حادثه کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملی " سے تعبیر کیا هے:

انا لله و انا الیه راجعون !

" بابان زادہ حقی بک " جدید سیاست نگاران عثمانیه اور نشئۂ حدیثۂ آستانه کے اعلی ترین مجمع صحـافت کا ایک ممتاز رکن تھا - انقـلاب دستوری کے بعد مشہور روزانه اخبـار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیه نے هلچل مچـا دی تهی - بڑے بڑے ارکان انـقـلاب معترف هیں که اگر حقی بـک کا حقائق نگار قلم مساعد نہوتا ' تو عثمانی دستور کو عام افکار ملت میں اس درجه مقبولیت حاصل نہوتی !

اسکے بعد " طنین " کی ریاست تحریر اسے حاصل هوئی اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کی جنبش سے هراساں رهنے لـگے - اسکے مقالات کی بڑی خصوصیت یه تهی که انشاء و حقائق ' دونوں کا مجموعه هوتے تھے -

وہ ایک خالص علمی اور تدریسی زندگی رکھتـا تھا - ایک طرف تو اُسکی پبلـک زندگی جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتی تهی ' دوسرے طرف " دار الفنون " قسـطنطنیه کا وہ ایک محترم معلم تھا ' اور اسکے علمی درس کی سماعت کیلیے باهر سے لوگ آ آ کر شریک جماعت هوتے تھے !

اسکی فعالیت سیاسی اور جبروت قلمی کا یه حال تھا که ایک مقاله نگار کی زندگی سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تھے !

مراسلات

صوبجات متحدہ اور اردو پریس

براہ کرم مجھے اجازت دیجیے کہ آپکے محترم رسالے کے ذریعہ اپنے صوبے کي حالت زار پر قوم کو توجہ دلاوں - میرا مقصود صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ سے ہے - باوجودیکہ یہي صوبہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمي مرکز رکھتا ہے ' انکي کئي عظیم الشان انجمنیں اسي میں ہیں ' تعلیمي کانفرنس ' ندوۃ العلما ' مسلم لیگ ' اور اسي طرح کے متعدد اہم کام یہیں ہو رہے ہیں ' مگر کیسے افسوس کي بات ہے کہ پریس جو قومي بیداري کي اصلي قوت ہے ' اسکے لحاظ سے تمام صوبے کي حالت افسوس ناک ہو رہي ہے - مسلمانوں کے ہاتھہ میں کوئي اردو کا ایسا عمدہ آرگن نہیں ہے جیسے کہ متعدد صوبۂ پنجاب میں موجود ہیں - انگریزي میں آئي - ڈي - ٹي نکلتا ہے مگر وہ محض بیکار ہے - مسلم گزٹ ایک اچھا اخبار نکلا تھا لیکن اسکا بھي خاتمہ ہوگیا - علي گدہ گذٹ جو سرسید مرحوم کا قائم کیا ہوا ہے اور تعلیمي مرکز سے نکلتا ہے ' اسکي ایسي ردي حالت ہے کہ دیکھکر نفرت ہوتي ہے - میں صوبے کے ارباب درد کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ لکھنو یا الہ آباد سے عمدہ پیمانے پر ایک روزانہ اخبار یا اقلاً ہفتہ وار نکالنے کا انتظام کریں اور اسکے لیے ایک کافي سرمایہ کي کمپني قائم ہو - اگر ایسا کیا جاے تو میں پانچ سو روپیہ کا حصہ خرید نے کیلیے طیار ہوں -

(خریدار الہلال نمبر ۴۰۱)

الہلال :

جناب کا جوش کار قابل تعریف ہے اور وسیع پیمانے پر اخبارات کو نکلنا چاهیے مگر میں آپکے اس خیال سے متفق نہیں ہوں کہ صوبۂ متحدہ سے کوئي اچھا اخبار نہیں نکلتا -

لکھنؤ سے " ہندوستاني " ایک سنجیدہ اور پر مواد اخبار نکلتا ہے اور ہمیشہ اسکي تعریف کرتا ہوں - گورکھپور سے " مشرق " حکیم برہم صاحب نکالتے ہیں جو قیمت کے لحاظ سے ارزاں ' چھپائي لکھائي کے لحاظ سے نہایت عمدہ ' اور ہر طرح کے مواد اور معاملات و اخبار کا بہت اچھا مجموعہ ہوتا ہے - ضخامت اور کثرت اخبار کے لحاظ سے اس صوبے میں کوئي اخبار اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا - اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اخبار نکلتے ہیں اور اپني مقدور بھر کام کررہے ہیں - البشیر اس صوبے کا قدیمي اخبار ہے اور اسوقت سے کام کررہا ہے جبکہ اردو پریس ابتدائي حالت میں تھا - اردو اخباروں میں شاید وهي ایک اخبار ہے جس نے اپني کوششوں سے ایک عمدہ هائي اسکول بورڈنگ سسٹم پر قائم کردیا جسے حال میں هز آنر سر جیمس مسٹن نے ۲۵ ہزار روپیہ اور زمین دینے کا کانپور کے قیام میں حکم دیا ہے -

الہ آباد سے ایک نیا اخبار مساوات نامي بھي نکلا ہے -

بہر حال اخبارات تو نکل رہے ہیں البتہ روزانہ اخبار کوئي نہیں - اگر کوئي کمپني قائم ہو تو وہ روزانہ نکالے - یا موجودہ اخبارات هي میں سے کوئي دفتر اس کام کو اپنے ذمے لے لے - دفتر مشرق گورکھپور جس نے پریس کے کاموں میں بہت ترقي کی ہے مشرق کو روزانہ کرنے کیلیے کوشش کرے تو بہتر ہے - آپ دفتر مشرق سے خط و کتابت کیجیے -

عرضداشت

جو طلباے دار العلوم ندوہ نے تمام ارکان ندوہ و عموم بزرگان ملت کي خدمت میں بھیجي

بخدمت جناب بزرگان قوم و ارکان ندوۃ العلما مد ظلہم العالي - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جنابعالي ! ہم طلباے دار العلوم جناب کي خدمت میں یہ عرض کرنے کي اجازت چاہتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو جناب اپني توجہ ندوۃ العلما کے معاملات کیطرف مبذول فرمائیں کیونکہ ندوہ کي تعلیمي و انتظامي خرابیاں روز بروز ترقي پر ہیں - جن معاملات کا تعلق ندوہ کے نظام سے ہے اُنسے ہمیں یہاں بحث نہیں - اسکا تعلق عام مسلمانوں سے ہے - البتہ تعلیمي نقائص اور اندروني معاملات کا تعلق خاص ہماري ذات سے ہے - اسلیے ہم مدت تک ان نقصانات کو برداشت کرتے رہے ' اور دائرۂ قانون مدارس کے اندر رہکر کوشش کی لیکن اصلاح کي کوئي صورت نہ نکلي -

اب معمولي معمولي معاملات میں روک ٹوک ہونے لگي ' اور ہماري جائز آزادي بالکل سلب کرلي گئي - ہمارے تمام حقوق پامال کر دیے گئے ' اور ہمکو گستاخ اور سرکش قرار دیا گیا - ہمنے اسپر بھي صبر کیا اور باقاعدہ درخواست دیکر اپنے خیالات کو ظاہر کیا - اسکے جواب میں ہمسے نہایت سخت کلامي کي گئي اور ہمکو دھمکي دي گئي کہ تمہارا نام خارج کر دیا جائیگا -

جب ہمنے دیکھا کہ مرض لا علاج ہے اور اصلاح کی توقع مفقود ' تو تنگ آکر تعلیم بند کردي - اسکے جواب میں دار الاقامۃ بند کر دیا گیا - اب ہم غریب الوطن طلبا کو یہ دھمکي دیجاتي ہے کہ بورڈنگ چھوڑ دو ' ہمکو یہ بھي پیام دیا گیا ہے کہ پولیس کے ذریعہ نکالدیے جاؤ گے - خدا کے لیے جلد ہماري مدد کیجیے ورنہ ہم تمام طلبہ دار العلوم کو خالي کرکے اپنے اپنے گھروںکو چلے جائیں گے -

طلباے دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

اشتہار

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کیں ہیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرالي ہیں - ڈاکٹر کرنیں زبدۃ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں ہر گھر میں ہوني چاہیں - اور جنابہ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمالي ہیں بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے طالبان صحت جلد فائدہ اٹھالیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی ۱ روپیہ -
اردو میڈیکل جورس پروڈنس معہ تصاویر اس میں بہت سي کارآمد چیزیں ہیں اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی ۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ومیڈیکل افیسر درجہ ۸۰ - ڈاکخانہ بھري ضلع رهتک -

مسئلــه بقاء و اصــلاح ندوه

پیلـــی بهیـــت

هم حسب ذیل اصحاب سے درخواست کرتے هیں که وه بهت جلد اپنی توجه اسطرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمادیں : سر راجه صاحب محمود اباد ' صاحبزاده افتاب احمد خانصاحب ' حاجی شمس الدین صاحب سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاهور ' مسٹر محمد علی خاں صاحب ایڈیٹر همدرد ' انریبل مسٹر مظهر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور ' ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته ' جناب وزیر صاحب بهارل پور ' حاجی حافظ حکیم اجمل خاں صاحب ' حاجی نواب محمد اسحاق خاں صاحب سیکریٹری علی گڈھ کالج ' ناظم صاحب مدرسه عالیه دیوبند -

راقم محمد عزیز الله خاں و دیگر اصحاب جلسه

پیلی بهیت صوبه ممالک متحده اوده

بمبـــئی

ذیل میں اس ریزولیوشن کی نقل درج کرتا هوں جو انجمن ضیاء الاسلام میں ندوة العلماء لکھنؤ کے متعلق منظور هوا هے' براه کرم اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں :

" انجمن ضیاء الاسلام کا یه جلسه طلباء ندوة العلماء لکھنؤ کی اسٹرائک پر دلی رنج ظاهر کرتا هے ' اور اس امر کو بڑے زور کے ساتهه پیش کرتا هے که اکابرین قوم کا ایک قائم مقام کمیشن ندوة العلماء کی خرابیوں کی تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے ' اور پوری سرگرمی کے ساتهه اس امر کی سعی کیجاے که مذکورهٔ بالا افاده گاه محفوظ و مامون رهے "   راقم نیاز مند - عبد الرؤف خاں

آنریری سکریٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

دهلـــی

ندای کرام :

مسلمانان دهلی کا ایک عام جلسه آج کالی مسجد میں منعقد هوا اور یه ریزولیوشن باتفاق آرا پاس هوا :

" یه جلسه ندوة العلما کے موجوده حالات سے ناراضی ظاهر کرتا هے اور یه تجویز کرتا هے که ایک کمیشن مقرر کیا جاے جسکے ارکان سارے هندوستان کے چیده اصحاب سے لیے جائیں ' اور وه اسکی موجوده بدنظمی کی تحقیقات اور اسکے دفعیه کی کوشش کرے "

قصـــور

قصور کے معزز مسلمانوں کا ایک جلسه ندوة العلما کی موجوده نازک حالت کو اخبارات کے ذریعه معلوم کر کے مولوی عبد القادر صاحب وکیل چیف کورٹ کے مکان پر ۱۳ مارچ سنه ۱۹۰۱۴ ع کو بعد نماز مغرب منعقد هوا ' جسمیں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس هوے -

اول - مسلمانان قصور کا یه جلسه دار العلوم ندوه کے موجوده نازک حالت اور اسکی نسبت موجوده بے اطمینانی کو نهایت رنج اور تشویش سے دیکھتے هوے اراکین ندوه سے استدعا کرتا هے که ایک غیر جانب دار قائمقام کمیشن کے ذریعه ان تمام حالات کی تحقیقات کرائی جاوے ' اور کمیشن مذکور کی رپورٹ کو آگاهی اور فیصله کیلیے مشتهر کیا جاوے -

محرک مولوی غلام محی الدین صاحب وکیل - موید مولوی محمد داؤد صاحب - حاجی عبد الرحیم صاحب رئیس -

دوم - یه جلسه تجویز کرتا هے که یه ریزولیوشن اراکین ندوه کی خدمت میں بذریعه ناظم صاحب ' نیز اشاعت کیلیے اخبارات میں بهیجدیا جاے -

(عبد القادر وکیل)

[10]

دیکھیـــے ؟

ایک نهیں بلکه تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے هیں

یه زمانه حال کی حیرت انگیز ایجاد از کار رفته بوڑهوں کیلیے عصاے جوانی' کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیمانی ' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفهانی' غرضکه هر طرح محافظ زندگانی هیں - معمولی کمزوری کو چند روز میں پورا پورا فائده پهنچاتی اور نگلنے میں حلق سے اترتے هی فوراً اپنا اثر دکھاتی هیں - دل و دماغ کو قوت بخشتی اور اعضاے رئیسه کو تقویت دیکر لطف زندگانی دکھاتی هیں - چهره کو با رونق' هاضمه درست ' و هاتهه پاؤں کو چست چالاک کرتی هیں - مرجهاے هوے دل کو تازه کرکے مرده جسم میں جان ڈالتی هیں - ایام شباب کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجه سے جو لوگ مایوس و زنده درگور هو چکے هیں اُنکے لیے اکسیر سے زیاده مفید هیں - ڈاکٹر سی - سی - ایم - میڈالسٹ ایل - ایم - اس - فرماتے هیں که کایا پلٹ زمانه حال کی حیرت انگیز و کامیاب دوا ڈاکٹری یونانی کبیراجی کا نچوڑ هیں - اور هر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بهروسه کے ساتهه تجویز کرتا هوں - ڈاکٹر بی - ڈی - معاون مشیر طبی شهنشاهی ٹرف کلب وغیره فرماتے هیں که کایا پلٹ میں کوئی چیز ضرر رساں نهیں بلکه نهایت قیمتی و مقوی اجزاء سے مرکب هیں میں پوری اطمینان کیساتهه بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا هوں -

ڈاکٹر آر - بی - ایل - ایم - اس کلکته فرماتے هیں که کایاپلٹ نامردی - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نهایت مفید گولیاں هیں اور زمرد نے تو اسکی خوبیوں کو بهت کچهه بڑها دیا هے

ان کے علاوه همارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود هیں ' لیکن آپکا تجربه سب سے بڑا سرٹیفکٹ هے آزمائیے و لطف زندگی اٹهائیے همارا دعوی هے اگر آپ چالیس روز حسب هدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلی حاصل کرینگے - اگر آرام نه هو تو حلفیه لکھدیجیے آپکی قیمت واپس - پرچه ترکیب همراه مع چند مفید هدایات دیا جاتا هے جو بجاے خود وسیلهٔ صحت هیں - ان خوبیوں پر بهی قیمت صرف ایکروپیه فی شیشی اور ۶ شیشی کے خریدار کو ۵ روپیه ۸ آنه نمونه کی گولیاں ۴ آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هو سکتی هیں جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاهئے -

ایجنٹوں کی هر جگهه ضرورت هے

المشتهـــــــر

منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۱۷۰ کلکته

[25]

تین لاکهه روپے

مور نامی چٹهی رساں کو جس نے هماری کمپنی سے صرف ایک نیا بانڈ خریدا تها ' انعام ملگیا - پریمم بانڈ یورپین گورنمنٹوں کے جاری کرده هیں' جسطرح که تمسکات عثمانیه کا اسی کروڑ پونڈ سرمایه هے - لاکهوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے هیں - انعام آجاے' خریدار مالا مال' ورنه رقم قائم - قیمت ایک پریمیم بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیاره روپے - قسط ایک سال تک - پهلی قسط بهیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل هوجاتا هے - دنیا میں کوئی طریقه اسقدر مفید روپے لگا نیکا نهیں - مفصل کتاب و حالات ایک پیسه کے کارڈ پر هم مفت روانه کرتے هیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت هاے یورپ انار کلی لاهور.

لکھنؤ

انجمن اصلاح ندوہ

۱۶ مارچ کو لکھنؤ اور باہر کے مسلمانوں کا ایک جلسہ نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد ہوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب ہوے اور ندوۃ العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل و رکن ندوہ نے یہ تجویز کي کہ " اصلاح ندوہ " کي جگہ " معین الندوہ " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے ' لیکن مجارتي نے اسے منظور نہیں کیا کیونکہ اس سے مقصود ندوہ کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالاخر کثرت آرا سے طے پایا کہ " چونکہ ندوۃ العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئي ہے کہ جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجہ نہوگي اسکا درست ہونا دشوار ہے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوہ " قائم کي جاتي ہے جو جملہ حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان ہند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وہ تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فہرست موجود تھي - (مراسلہ نگار)

چھاؤني ملتان

ندوۃ العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا ہوے تھے' اور جو بدگمانیاں پیدا ہورہي تھیں' طلباے ندوہ کے اسٹرائک سے درجہ یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنہ ۱۳ع کو انجمن نصرۃ الاسلام چھاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے:

(۱) یہ انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي ہے کہ ندوہ کے ہر صیغہ میں جس قدر جلد ممکن ہو اصلاح کي جالے ' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں ہے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي ہے -

(۲) یہ انجمن مناسب سمجھتي ہے کہ طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جاے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں ' نیز مجوزہ اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں -

(صوبہ پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیالہ - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاہور -

(دھلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحدہ)

آنریبل خواجہ غلام الثقلین وکیل میرٹھ - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈھ مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجہ صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروھہ -

(بہار)

مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکتہ -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

12 مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ٤ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ٦ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دھلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲٦) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الکلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ٦ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ٦ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ٦ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳٦] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) دربار رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ٦ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ٦ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیہ ۷ انہ [۴٦] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکے نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الہجریان اس کا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

(19) سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دینی و تاریخی و اسلامي - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کي قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ہوگي - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بذریعہ کارڈ منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں - المشتہر منیجر وطن لاہور

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلما

طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپني شکایتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذیل تحریر شائع کي -

حامداً و مصلیاً

جناب والا !

ہم طلباء دار العلوم کے اسٹرائک کا جو معاملہ آپ کے سامنے پیش ہے ' جبتک آپکو اسکي ترتیب و تاریخ و علل و اسباب دریافت کرنیکا کوئي قابل وثوق ذریعہ ہاتھہ نہ آے ' آپ اوسکا منصفانہ فیصلہ جیسا کہ آپ کي ذات سے توقع ہے نہیں کرسکتے - اس بنا پر ہم طلبا آپکي خدمت میں یہ تفصیلي عرضداشت پیش کرنیکي اجازت چاہتے ہیں :

دنیا میں واقعات پر مختلف حیثیتوں سے نگاہ ڈالنے سے جو مختلف نتائج مستنبط ہوتے ہیں ' ہمارا معاملہ اوسکي بہترین مثال ہے - اس معاملہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ اسٹرائک ہماري سرکشي کا نتیجہ ہے ' لیکن واقعہ پر جب اس حیثیت سے نگاہ ڈالي جاتي ہے کہ کیا ایک ضعیف اور محکوم گروہ ایک صاحب اقتدار مہتمم یا ناظم کے ساتھہ بغیر سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشي کرنیکي جرأت کرسکتا ہے ؟ تو واقعہ کي حیثیت بدلجاتي ہے ' اور خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا شکایات ہیں جنہوں نے اس ضعیف گروہ کو اس خود کشي پر آمادہ کیا ؟ ہم جناب کي خدمت میں اس معاملہ کو اسي حیثیت سے پیش کرتے ہیں -

لیکن آپ کو ہماري شکایتوں سے پہلے یہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ندوہ کیساتھہ قوم کو کسقدر دلچسپي ہے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رہا تھا ؟ دار العلوم کي امتیازي خصوصیات کیا ہیں ؟

یہ عام طور پر مسلم ہے کہ ندوہ کیساتھہ قوم کو کوئي خاص دلچسپي نہیں ہے - سالانہ جلسے عموماً بند ہوگئے ہیں ' چندوں کي مقدار کم ہوگئي ہے ' لوکل ارکان کا خود یہ حال ہے کہ بمشکل انتظامي جلسوں میں کورم پورا ہوتا ہے -

یہ بھي آپ کو معلوم ہے کہ اب دار العلوم کي تعلیمي حالت بہت ترقي کر گئي تھي ' درجۂ تکمیل کھلگیا تھا ' نصاب تعلیم میں بہت کچھہ تغیر کردیا گیا تھا ' طریق تعلیم بہت کچھہ بدل گیا تھا طلباء میں مجتہدانہ تعلیم حاصل کرنیکا ذوق پیدا ہوگیا تھا ' علمي مسائل پر برجستہ تقریر کرنیکي خاص طور پر کوشش کیجاتي تھي -

مسودۂ دار العلوم ' قواعد ندوة العلماء ' روئداد جلسہاے انتظامیہ نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند ہمتي کا عام سبق دیا ہے ' اور یہي دارالعلوم کي امتیازي خصوصیات ہیں - چنانچہ جلسہ دہلي میں دار العلوم کي جو رپورٹ پیش کي گئي تھي اوسمیں اسپر خاص طور پر فخر کیا گیا تھا - انہیں خصوصیات نے ہماري حالت کو عام مدارس عربیہ کے طلباء سے مختلف کردیا ہے ' اور ہماري معروضات کے سننے میں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاہیے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ آپ کو نتائج ذیل کیطرف توجہ دلائیں :

(۱) جبکہ ندوہ کے ساتھہ قوم کو کوئي دلچسپي نہیں ہے تو ایسي حالت میں ہم کو قوم کي توجہ و حمایت کي توقع بہت کم تھي اسلیے یہ اسٹرائک سخت مایوسي اور مجبوري کي حالت میں کیگئي ہے ' بلکہ درحقیقت یہ ایک قسم کي خود کشي ہے

(۲) تعلیمي حالت جن اصول پر قائم ہوگئي تھي طلباء کو اوسکے قائم رکھنے یا ترقي دینے کا جائز حق حاصل تھا اسلیے اگر اسمیں کسي قسم کي رکاوٹ پیدا کیجاتي ہے تو اوس سے قدرتي طور پر مایوسي پیدا ہوتي ہے -

(۳) اگر طلباء کیساتھہ ناظم یا مہتمم یا مدرسین ایسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافي ہوتا ' یا اونمیں ذلت آمیز تفریق و امتیاز پیدا کرتا ' تو یقیناً یہ طرز عمل مایوسي بخش ہوتا -

ان نتائج کے بعد اب ہم ان شکایات کو بہ تفصیل آپکي خدمت میں پیش کرتے ہیں - ہمکو مذہبي ' تعلیمي ' انتظامي ' اخلاقي ہر قسم کي شکایتوں کے پیش کرنیکا افسوسناک موقع پیش آگیا ہے ' اسلیے ہم ہر ایک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت میں کرتے ہیں - جناب سے توقع ہے کہ آپ ان تمام پہلوؤں کا لحاظ فرما کر ہماري زندگي کو اور دار العلوم کي انتظامي حالت کو ایک ایسے معیار پر لانیکي کوشش کرینگے ' جو دار العلوم کے شایان شان ہوگا -

(تعلیمي شکایات)

تعلیمي حیثیت سے مستطیع و غیر مستطیع طلبا میں سخت تفرقہ قائم کیا گیا ' چنانچہ یہ حکم جاري کیا گیا کہ طلباء غیر مستطیع کو یہ معاہدہ کرنا پڑیگا کہ وہ بعد فراغ پانچ سال تک باقل معاوضہ (بیس ۲۰ روپیہ ماہوار) مدرسے کي خدمت پر اپني زندگي وقف کر دینگے ' نیز اگر بغیر تکمیل پاس کیے یہاں سے چلے جاوینگے تو اونپر جو کچھہ خرچ کیا گیا ہے وہ واپس کرنا پڑیگا ' طلباء غیر مستطیع نے اس ناگوار تفریق کو محسوس کرکے ایک درخواست دي ' جسکا خلاصہ یہ تھا کہ قواعد دارالعلوم میں اس کا کوئي ذکر نہیں ہے ' اور نہ یہ تجویز کسي جلسہ میں منظور ہوئي ہے ' اور نہ کبھي اس پر عمل کیا گیا -

مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کے عذرات پیش کیے - اونہوں نے جواب دیا کہ یہ تجویز منظور ہوچکي ہے ' میں وہ تحریر بھیجدونگا - مہتمم صاحب نے جب دوبارہ ناظم صاحب نے اسکي تعمیل پر اصرار کیا تو اونہوں نے حسب وعدہ تحریر مانگي ' لیکن اونہوں نے تحریر نہیں بھیجي ' اور فرمایا کہ آپ کو میرے حکم کي تعمیل کرني ہوگي - اب مہتمم صاحب نے طلباے غیر مستطیع کو بلاکر فرمایا کہ میں اسکي تعمیل پر مجبور ہوں ورنہ آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکلیف گوارا کرني ہوگي - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کي خدمت میں درخواست دي جسکا جواب ابتک نہیں دیا گیا - اس حکم کي ناگواري کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ دارالعلوم میں مصارف طعام کے علاوہ اور تمام مصارف تعلیم سے مستطیع اور غیر مستطیع برابر فائدہ اوٹھاتے ہیں ' اسلیے اسکي کوئي وجہ نہیں کہ طلباء مستطیع بالکل آزاد کردیے جائیں اور غیر مستطیع طلباء کو ایسي سخت پابندي پر مجبور کیا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو یقین ہوگیا کہ اب دارالعلوم کے نظام تعلیمي میں عظیم الشان انقلاب پیدا ہو جائیگا چنانچہ درجۂ تکمیل کي اصلي خصوصیت فنا ہوگئي - علم تفسیر پر تقریر کرنے کیلیے جو جلسہ ہوا کرتا تھا ' بند ہوگیا - طلباء کے کانوں میں یہ صدائیں آنے لگیں کہ اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کي تیاري کا سامان کیا جائیگا ' اور اسکے لیے لڑکے تیار کیے جائینگے - عملاً جو انقلاب ہوا وہ یہ تھا کہ صرف ایک طالب علم کیلیے درجۂ انٹرنس کھولا گیا -

درجۂ اعلی کے متعلق قواعد داخلہ میں صاف تصریح ہے کہ " درجۂ اعلی کے دونوں سالوں میں انگریزي بھي پڑھائي جائیگي "

لیکن جب درجہ انٹرنس کھلا تو ایک مدرس کے اضافہ کي ضرورت پیش آئي - بجاے اسکے کہ یہ اضافہ کیا جاتا - درجہ اعلی کي تعلیم کے گھنٹے اس درجہ کو دیدیے گئے ' اور اس درجہ کو انگریزي تعلیم سے محروم کردیا گیا - اکثر مدرسین نے ان طلباء کے

جائز حقوق کے دلانیکی کوشش کی' مگر ارنکو ناکامیابی ہوئی - انسپکٹر صاحب نے بھی درجہ انٹرنس کے کھلنے پر اعتراض کیا' اور کہا کہ درجہ انٹرنس کیلیے موجودہ اسٹاف ناکافی ہے اور اب یونیورسٹی الہ آباد نے پرائیوٹ طریقہ امتحان قائم نہیں رکھا' لیکن با ایں ہمہ وہ درجہ ابتک قائم ہے' اور طلباے درجۂ اعلی انگریزی سے محروم ہیں -

انگریزی اسٹاف کی بے توجہی اور نامناسب برتاؤ کی ہمیشہ سے طلباء کو شکایت رہی' جسکی وجہ یہ ہے کہ یہ اسٹاف ہمیشہ اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجھتا رہا - چنانچہ بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا ہوئی کہ وہ وقت پر نہیں آتے' اور پورے گھنٹے میں تعلیم نہیں دیتے' تو مہتمم صاحب نے اسکا انتظام سختی سے کرنا چاہا' اسپر بجائے اطاعت کے وہ مہتمم صاحب کے ساتھہ نامناسب طریقہ سے پیش آئے - اس خیال کا یہ اثر تھا کہ انگریزی اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کی ناجائز سختیاں کیں کہ ارنکی زبان بند ہوجائے' تاکہ مہتمم صاحب کو مداخلت کی ضرورت ہی پیش نہ آئے - اس غرض سے مہتمم صاحب و ناظم صاحب کی خدمت میں طلباء کی سرکشی کی شکایتیں شروع کیں' جنکا مقصد یہ تھا کہ ارنکی آواز بے اثر ہوجائے - عملاً ارنکی سختی کی نوبت یہانتک پہونچی کہ ہیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹھوکر لگائی' حالانکہ وہ اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکھہ رہا تھا - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو درّا کر مارا' اور پھر ہیڈ ماسٹر سے شکایت کی کہ یہ لڑکا بد تہذیب ہے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلی نے اپنے استعفا کے بعد ہمکو یقین دلایا تھا کہ وہ اب بھی ہماری خدمت کیلیے تیار ہیں' چنانچہ انکی یہ تحریر اخبار وکیل میں شائع ہوچکی ہے - اس توقع کی بناپر جب وہ تشریف لالے تو ہمنے ارنسے بخاری پڑھنے کی درخواست کی' اور وہ بمجبوری تمام آمادہ ہوے - مہتمم صاحب اسپر بالکل راضی تھے - چنانچہ جن طلبا نے کتب خانہ سے بخاری شریف لینے کی عرضی دی' اوسکی اجازت ارنہوں نے بخوشی دی - لیکن چند ہی روز کے بعد معلوم ہوا کہ ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مہتمم صاحب کا بیان ہے کہ اس سبق کے نہ روکنے کیلیے ارنہوں نے ایک ہفتہ تک ارنسے اصرار کیا - طلباء کے ساتھہ بعض مدرسین بھی شریک درس ہوتے تھے' ارنکی نسبت مہتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا کہ میں ارن مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یہ دھمکیاں کارگر نہ ہوئیں' اوسوقت یہ حکم جاری کیا گیا کہ طلباء بجز درسی کتابوں کے کوئی غیر درسی کتاب کسی غیر مدرس سے نہیں پڑھسکتے - جب ہمنے اسپر عذر کیا تو مہتمم صاحب کے ذریعہ سے دھمکی دیگئی کہ جو طلباء سرِدست درس سے باز نہ آوینگے' ارنکا نام خارج کردیا جائیگا' ہمنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یہ کیا کہ اسکے خلاف ایک عرضی بھیجی' اور تا انتظار جواب درس بند رہا - جب جواب میں دیر ہوئی تو ہمنے مہتمم صاحب سے اسکی درخواست کی' انہوں نے فرمایا کہ ناظم صاحب نے نہایت مجمل جواب دیا ہے' جسکی توضیح کی ضرورت ہے' وہ اسوقت یہیں ہیں - ارنکے آنے بعد اسکی توضیح ہوسکیگی - میں اس درمیان میں سبق جاری کرنے کی زبانی اجازت دیتا ہوں -

اب آپکو اس واقعہ پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاہیے - پہلا سوال یہ ہے کہ بخاری کے درس سے چند طلباء روکے گئے تھے - اس سے عام ناراضی کیوں پیدا ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم عام تھا اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تھا - دارالعلوم میں بلکہ تمام مدارس میں یہ طریقہ جاری ہے کہ جو طلباء کسی خاص کتاب یا فن میں کمزور ہوتے ہیں' یا ارنکے اسباق چھوٹ جاتے ہیں' یا تیاری امتحان کا زمانہ ہوتا ہے' یا کسی مشہور یا صاحب فن عالم کی ذات سے فائدہ اوٹھانیکا موقع ملتا ہے' ایسی حالت میں ارن طلبا کو مدرسین کے علاوہ دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکی ضرورت ہوتی ہے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسی بندش تھی جس کا اثر ارنکی عام علمی زندگی پر پڑسکتا تھا - چنانچہ اس حکم کے بعد ہی تمام طلبا کے خارجی اسباق بند ہوگئے - یہی وجہ ہے کہ تمام طلباء نے اس حکم پر متفقہ طور سے عام ناراضی ظاہر کی - بعض اساتذہ میں پارٹی فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا ہوگیا ہے کہ وہ اپنا تمام وقت اسی مشغلہ میں صرف کرتے ہیں' جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ پہلے سے کتابوں کا مطالعہ کرکے نہیں آتے' درجہ میں آکر اکثر اسی قسم کی گفتگو کرتے ہیں' جس کا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ ہمکو اپنا ہم آواز بنالیں' اسلیے ہمارا سخت تعلیمی نقصان ہوتا ہے' اور ہمارے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقررہ پر تشریف نہیں لاتے' جس سے روزانہ تعلیم کا حرج ہوتا ہے' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں ہے' کلیۃً مفقود ہوگیا ہے - عربی تحریر کی مشق کی طرف سے بالکل بے پروائی کیجاتی ہے' خطابت کی طرف مطلق توجہ نہیں' درجہ اعلی کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر ہے' یہہ درجہ صرف اسی فن کی تعلیم حاصل کرتا ہے' لیکن اوسکی حالت بھی عام درجوں سے کچھہ ممتاز نہیں - اس سے ابتدائی اور متوسط درجوں کی تعلیم کا اندازہ کرلینا چاہیے -

علوم دینیہ کی تعلیم نہایت معمولی پیمانے پر دیجاتی ہے' اساتذہ بجاے اہم اور نتیجہ خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلوںکو مرعوب کرتے ہیں' اصولی مباحث کو چھوڑ کر طلباء میں جزئیات فقہ کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا ہے' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف ہے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں ہے' لیکن اب اس کا کوئی سامان نہیں - مدت تک ہمکو عربی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تھا' لیکن اب یہ سامان بالکل مفقود ہے - مجلس مکالمہ چند دنوں سے کرائی جاتی ہے' لیکن اوسمیں نہ تو ہمکو طرز تقریر سکھایا جاتا ہے' اور نہ ہماری معلومات میں اسی قسم کے اضافہ کی کوشش کیجاتی ہے - جو اساتذہ اسمیں شریک ہوتے ہیں' وہ عام [illegible] کی طرح ہمارا بیان سنکر چلے جاتے ہیں

ادبی ذوق بڑھانیکے لیے ہم نے بار بار خواہش ظاہر کی کہ ہمارا درس عربی زبان میں ہو' درجہ تکمیل کے معلم اگرچہ اہل زباندان عرب ہیں' تاہم ہماری اس درخواست کی طرف توجہ نہیں کیجاتی' تعلیم [illegible] کتابوں تک محدود ہوگئی ہے' مجتہدانہ تعلیم کی طرف کسیکو توجہ نہیں - اس کا ایک طریقہ یہ تھا کہ مدرسین کسی خاص موضوع پر پہلے سے تیار ہوکر آتے' اور کم از کم ہر مہینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے' پہلے ہی سے اس طریق تعلیم کی داغ بیل پڑ چکی تھی' مگر اب یہہ طریقہ بالکل مفقود ہوگیا ہے -

معتمد سابق کا یہہ دستور تھا کہ وہ ہر مہینے میں کسی نہ علمی مسئلہ پر مجتہدانہ لکچر دیتے تھے' جو طلباء کے علاوہ مدرسین کی رہنمائی کا بھی کام دیتا تھا - ہمارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید ہدایات کرتے تھے جو ہمیشہ مدرسین و طلباء کے پیش نظر رہتی تھیں - اب یہ طریقہ بالکل ناپید ہوگیا ہے -

(مذهبي شكايات)

مذهبي زندگی اور اشاعۂ اسلام کا ابتدائي خاكه قائم كرنيكے ليے چند طلباء كو خاص پابندي كے ساتهه تمام طلباء سے الگ كرليا گيا تها - وه ايک مدرس كي نگراني ميں علحده مكان ميں ركهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زندگي اس مقدس كام كيليے وقف كردي تهي ' اور انكے والدين بهي اس پر راضي تهے - اونميں تقرير كرنيكا ماده بهي پيدا هوگيا تها ' عين اوس حالتميں جبكه يه طلباء اس زندگي كے خوگر هوچكے تهے ' يه انتظام درهم برهم كرديا گيا ' اور اُن طلباء كو عام طلباء كے ساتهه مخلوط كرديا گيا ' جس سے اونكي مذهبي خصوصيت فنا هوگئی ' اور دار العلوم كا بهت بڑا مقصد جسكي ابتدا هوچكي تهي دفعةً برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں هملوگوں كي طرف سے ايک مجلس ذكر مولد مرتب كي جاتي هے ' امسال بهي هم نے حسب معمول قديم مجلس مولد مرتب كرني چاهي ' اور خيال تها كه اس مجلس ميں تقرير كرنيكي مولانا شبلي كو تكليف ديجاے - چونكه اسميں كبهي كسي قسم كي ركاوٹ نهيں پيدا كي گئي تهي ' كارڈ پہلے هي سے چهپوا ليے تهے ' اور چنده بهي جمع كرليا تها ' ليكن جب هم نے مهتمم صاحب سے اسكي اجازت طلب كي تو انهوں نے ليت و لعل كيا - اسي اثناء ميں وه لاهور تشريف ليگئے ' اور مولوي عبد الكريم صاحب قائم مقام كے طور پر عارضي مهتمم قرار پاے -

چونكه وقت گذرا جاتا تها هم نے قائم مقام مهتمم صاحب سے اجازت مانگي - انهوں نے جواب ديا كه مهتمم صاحب نے مجهكو اجازت مولود نه دينے كي خاص طور پر هدايت كردي هے ' اسليے ميں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب كي خدمت ميں بذريعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وه لاهور سے تشريف لاے ' تو هم نے پهر اسكي درخواست كي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي ' جو انهيں كے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

(۱) " اجازت مجلس ميلاد كي دي جاتي هے بشرطيكه شمس العلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني كي تشريف آوري اور تشريف ليجانيكي وهي صورت هو ' جيسے سادگي ميں انكے زمانے ميں هوتي تهي -

(۲) يه كه بجز مولانا موصوف كے اور كوئي تقرير نكرسكيگا ' كوئي نظم پڑهني هو تو وه پہلے سے صاف مهتمم صاحب كو دكهلا كر اجازت ليليني چاهيے ' اور كار روائي مجلس ميلاد كا نگراں مهتمم هوگا -

همنے يه تمام شرطيں منظور كيں ' جس سے ثابت هوتا هے كه اس سے همارا اراده كسي قسم كا ناجائز فائده اٹهانيكا نه تها ' ليكن آخر اس ركاوٹ كا كيا سبب تها ؟ كيا يه مولود كي رسم كوئي جديد رسم تهي ؟ كيا مولانا شبلي نے كبهي اس مجلس ميں اس سے پہلے تقرير نهيں كي تهي ؟ كيا اسكے ليے ان سے زياده كوئي اور شخص موزوں هو سكتا تها ؟ كيا جلسه كانفرنس آگره ميں مولانا شبلی سے سيرة نبوي پر تقرير كرنيكي درخواست نهيں كي گئي تهي ؟ اگر كانفرنس نے اونكو اس كام كيليے موزوں سمجها تها ' تو همارا انتخاب كوئي جرم تها ؟ جسكو اس قدر اهم اور پيچيده بنا كر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا كيا گيا ؟

نظلم مذهبي ' اور مذهبی جذبات كي پامالي كي نهايت درد انگيز مثال يه هے كه جنگ بلقان كے زمانے ميں هم طلباء نے ايک مهينے تک گوشت بند كر كے جو رقم جمع كي تهي ' اور جسكي مقدار تخميناً (۲۵۰ روپيه) تک پهونچي تهي وه باوجود همارے تقاضے كے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں كي گئي ' بلكه مصارف بورڈنگ ميں صرف كرديگئي - كيا هماري فاقه كشی كا يهي صله هوسكتا تها ؟ كيا بد ديانتي كي اس سے بڑهكر كوئي نظير ملسكتي هے ؟

(انتظامي شكايات)

طلبه كے اشتعال كا سب سے بڑا سبب وه انتظامی طريقه تها جو ان ركاوٹوں كے پيدا كرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء كے اخراج نام كي دهمكي ناظم صاحب كا تكيه كلام تهي - سخت كلامي سے كوئي بات خالي نهيں هوتي تهی ' بخاري كے درس كے روكنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا كه ميں اُن مدرسين اور طلباء كو نكالدونگا جو شريک درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسكے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا : اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں كو اخراج نام كي تكليف گوارا كرني هوگي -

مولانا شبلي كے استقبال پر تدارک كي دهمكي ديگئي ' اور اسكو شورش پسندي سے تعبير كيا گيا ' كيا يه طرز عمل اوس مدرسه كيليے موزوں تها ' جسميں عزت نفس كي تعليم ديجاتي هے ؟

(۲) اشتعال كا ايک بڑا سبب ناظم صاحب كي وه خفيه و علانيه مداخلت هے ' جو اُنهوں نے پرنسپل كے اختيارات ميں هر موقعه پر كي ' اور جس كا اثر طلباء كي حالت پر پڑا ' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا كيا -

هم اوپر بيان كرچكے هيں كه بخاري كا درس ناظم صاحب كے اصرار سے روكا گيا ' ورنه جناب مهتمم صاحب كو اس پر كوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب كے اشاره سے اس قسم كي ركاوٹيں پيدا كي گئي تهيں ' چنانچه جب اسكي اجازت كي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے ' مهتمم صاحب نے اسكي اجازت جناب ناظم صاحب كے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب كے صاحبزاده نے واپسي چنده كيليے طلباء كو جو خطوط لكهے اونسے ثابت هوتا هے كه ناظم صاحب كو يه مولود اس قدر ناگوار تها - اس مداخلت كي نوبت يهانتک پهونچي كه ايک طالب علم درجه تكميل نے كتاب لينے كيليے مهتمم صاحب كي خدمت ميں عرضي دي ' اوس وقت جناب ناظم صاحب موجود تهے ' اونهوں نے عرضي اٹها كر پهينكدي ' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا كه اس وقت نهيں ديكهي جاسكتي - خود جناب پرنسپل صاحب كو يه حركت ناگوار هوئي ' اور انهوں نے طالب علم مذكور كو سمجهايا كه ناظم صاحب كي موجودگی ميں آپلوگ عرضياں نه لايا كريں - مجهے آپلوگوں كي توهين سے تكليف هوتي هے -

ڈاک هميشه پرنسپل كے يهاں آتي تهی ' ناظم صاحب نے اپنے يهاں منتقل كرالي اور اب ڈاک كي بد عنواني كي طلباء و مدرسين كو عام شكايت پيدا هوگئي -

يه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب كو ناگوار هوئي ' اور انهوں نے ڈاک خانه كو اطلاع دي كه ڈاک پرنسپل كے پاس آني چاهيے - ڈاكخانه سے اسكے تصديق كے ليے ايک شخص آيا ' تصديق هونے پر اس نے وعده كيا كه اب ڈاک پرنسپل كے پاس آئيگي ' ليكن جب ناظم صاحب كو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر كی ' اور مهتمم صاحب سے ڈاكخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي كه ڈاک ناظم كے پاس آني چاهيے -

(اخلاقي شكايات)

(۱) ان مذهبي ' علمي ' قومي ' جذبات كے پامالي كے ساتهه ' همارے اُن جذبات كو صدمه پهونچايا گيا ' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دار العلوم پر جو احسانات

کیے هیں' هم یه نهیں بتا سکتے که قوم اور ارکان کو اس کا اعتراف هے یا نهیں ' لیکن انهوں نے هماري جو علمي خدمت کی هے هم اوس احسان سے سر نهیں اٹھا سکتے ' لیکن اوس کے اظهار کیلیے انکي تشریف آوري پر هم نے انکا جو استقبال کیا ' اور انکے احترام میں جو پارٹي دي' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نهایت ناگواري کے ساتهه دیکها - بلکه یه پهلا موقع هے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں هماري طرف سے مخاصمانه خیالات پیدا کیے' اور اسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء هوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئله پر غور کرلینا چاهیے که کیا یه استقبال همارے طرز عمل کے خلاف تها ؟ انتظامي' قانوني' تمدني ' کسی حیثیت سے ناموزوں تها ' کیا یه دار العلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تها ؟

پہلے سوال کا جواب خود همارے طرز عمل سے ملسکتا هے ' دار العلوم میں جب مولانا شبلي کے استعفاء کی خبر مشهور هوئي ' اوس وقت هم نے جلسه کرکے بذریعه تار درخواست کي که وه استعفاء واپس لیں ' بالاخر جب استعفاء منظور هوا ' تو هم نے اظهار افسوس کا جلسه کیا ' اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي ' مولانا شبلي کے منصب میں اضافه هوا ' تو هم نے اظهار خوشي میں ایک جلسه کیا ' اکثر ان جلسوں کے پریسیڈنٹ جناب مهتمم صاحب تھے -

ان واقعات سے ثابت هوتا هے ' که طلباء کو ابتدا هي سے مولانا شبلي کے ساتهه عقیدتمندي هے ' اور اونکے اس استقبال میں بهي اس قدیم عقیدتمندي کا اظهار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنے میں جو پارٹي دیگئي' اسمیں مهتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثلاً (مولوي عبد الحي صاحب ' مولوي اظهر علي صاحب ' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکي صدارت فرمائي) شریک تھے ' جس سے ثابت هوتا هے که طلباء کي یه روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نه تهي - دوسرے سوال کا جواب بهي صاف هے ' جس شخص نے اپني عمر کا بهترین حصه هماري علمي خدمت اور دار العلوم کي ترقي میں صرف کردیا هو' جس شخص نے بعد استعفاء بهي هماري خدمت کرنیکا وعده کیا هو ' کیا وه هماري اس اظهار عقیدتمندي کا مستحق نه تها ؟

(مسلسل شکایات کا آخري نتیجه)

همنے ان تمام مظالم کو اگرچه نهایت صبر و تحمل کے ساتهه برداشت کیا ' تاهم هر موقع پر نهایت آزادي کے ساتهه ان احکام کي ناموزوں نیت ثابت کي' ان رکاوٹوں پر ناراضي ظاهر کي' ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي ' جسکا مخالف نتیجه یه هوا که جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تها ' وه جناب ناظم صاحب کي نگاه میں کهٹکنے لگے ' اور واقعات کي پیچیدگي نے همکو خود یه یقین دلا دیا که معاملات کو اسي غرض سے اسقدر طول دیا جاتا هے که نمایاں اور پر جوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانۂ صبر لبریز هوجائے ' اور اونکي کوششوں کو کسیطرح قانون کے تحت میں لاکر اونکا نام خارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجۂ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکهتے تھے - طلباء غیر مستطیع سے معاهده لینے کا جو حکم صادر هوا تها اوسکي مخالفت میں اونهوں نے نمایاں حصه لیا تها - بخاري کے درس میں اونهوں نے شرکت کي تهي ' اور اوسکي رکاوٹ پر خاص طور سے ناراضي ظاهر کي تهي ' مولود کے معاملے میں بهي اونهوں نے نهایت کوشش کی تهي ' درجۂ انٹرنس کے کهلنے سے خود اونکي انگریزي تعلیم کے کهینے لیے لیے گئے تھے ' جنکے واپس دلانے کیلیے وه مدت سے کوشاں تھے - اب چونکه سالانه امتحان کا زمانه قریب آتا جاتا تها ' انهوں نے مهتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یه تها که اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجه اعلی کي شرکت ضروري هو تو اونکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاهیے ' ورنه اسکا قطعي فیصله هونا چاهیے - مهتمم صاحب نے آٹهه روز تک اسکا کوئي جواب نهیں دیا ' آخري مرتبه اونهوں نے اسکا جواب مانگا ' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجه دلائي که طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق و تساهل سے کام لیا جاتا هے ' اونهوں نے مثال کے طور پر بخاري کے درس ' اور مولود کے معامله کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصله نهیں هوا - انهوں نے یه بهي کها که فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسه چار گهنٹے کیلیے بند کردیا گیا ' اور خود همکو مولود کي اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا هے - اونکے اس اصرار اور آزادي پر مهتمم صاحب کو غصه آگیا ' اور اونهوں نے اونکو ناقابل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بهي اس طرز خطاب کا کسی قدر غصه آمیز لهجے میں جواب دیا - مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور اونکا نام خارج کردیا گیا - هم طلبا کو متعدد وجوه کي بناپر یه سزا سخت معلوم هوئي : مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے هیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکه پیدا هوگیا تها ' اونکي تعلیم ختم کرنیکا زمانه قریب تها ' اونکي سزا کا یه طریقه بهي هوسکتا تها که اونکا وظیفه بند کردیا جاتا ' اسکے ساتهه بدگماني بهی هوئي که نمایاں طلبا کے اخراج کي جو فکریں هو رهي تهیں اس وقعه میں اونکا کافی اثر موجود هے - تاهم همنے ابتک اسکے متعلق خود کوئی کارروائي نهیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مهتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دي جو نامنظور هوئی - اونهوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا جسکو اونهوں نے قبول نهیں کیا - متعدد مدرسین نے بهي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں اونکے نام داخل کرنیکي سفارشیں کیں ' وه بهي بے اثر رهیں - اب هم تمام طلبا نے وجوه بالا کي بنا پر مهتمم صاحب کي خدمت میں متفقه درخواست دي' جسکا جواب اونهوں نے یه دیا که " میں اپنے فیصله پر نظر ثاني نهیں کرسکتا " همنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نهیں دیا' یه انتظار شاق گذر رها تها' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا' اونهوں نے طلبا کے ساتهه نهایت سخت کلامي کي ' اور اونکو اپنے کمرے سے نکلوا دیا ' جسکے بعد هم سب طلبا نے اسٹرائک کردي -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وه بهي کچهه کم اشتعال انگیز نه تھے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پهلا جبري طریقه یه اختیار کیا گیا که کهانا بند کردیا گیا ' اور باورچي خانه ابتک بند هے - شام کے وقت چند ارکان جمع هوے ' جنهوں نے سرسري طور پر همارے عذرات سنے اور حکم دیا که اگر تمنے کل تک درس کي شرکت نه کي تو تمهارا نام خارج کردیا جائیگا ' دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹهانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا - طلباء چونکه غیر جانبدار کمیشن چاهتے تھے انهوں نے اسکو نامنظور کیا ' اسپر اونکو دهمکي دیگئي که پولیس کے ذریعه سے اونکو نکلوا دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے که اگر اونهوں نے ان طلبا کو نه روکا تو انکے وظائف بند کردیے جائینگے -

عام طور پر یه خیال پهیلایا گیا که اسٹرائک پولیٹکل آزادي اور اوسکي روک تهام کا نتیجه هے -